جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ ۹۰ء کے دوروح پرور مناظر

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
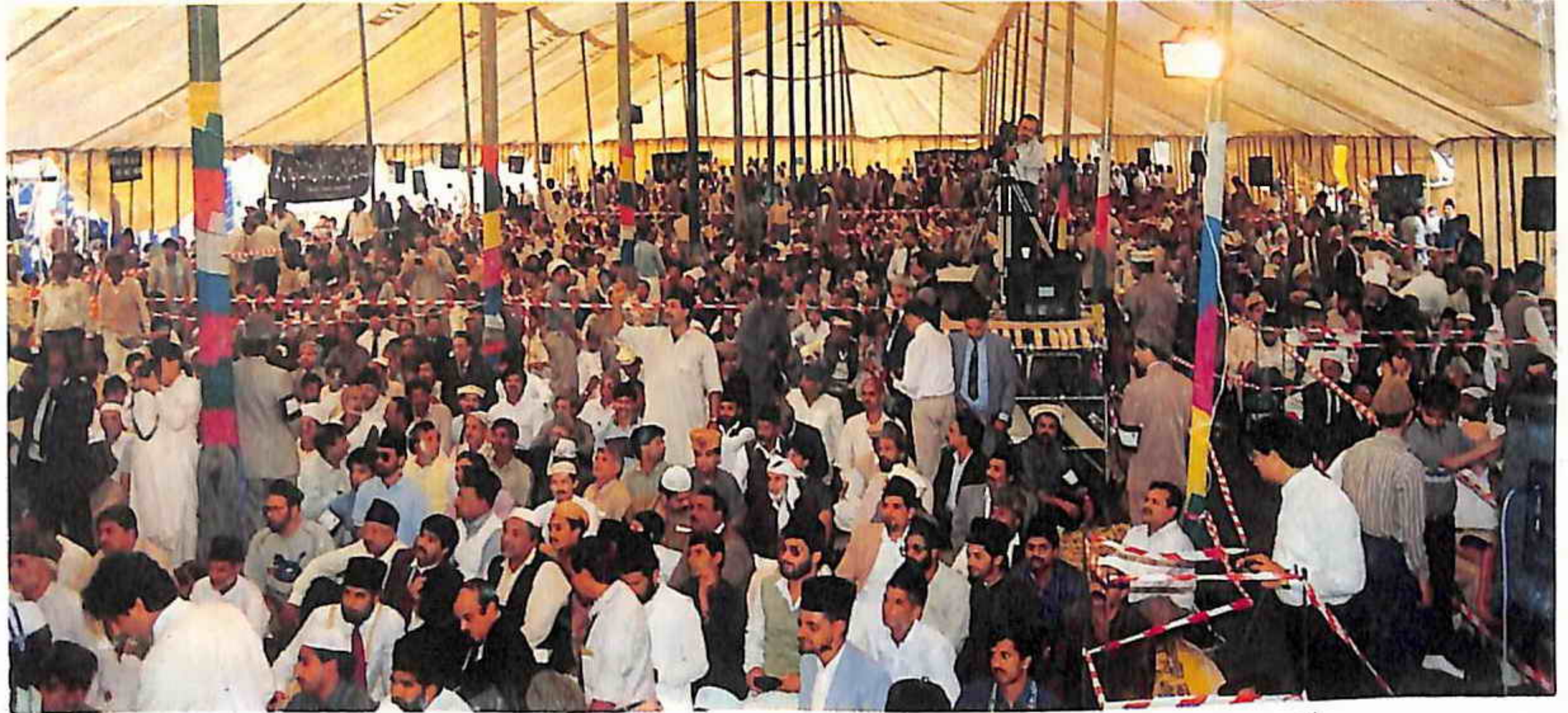
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

ماہنامہ خالد ربوہ

ستمبر 90ء

ایڈیٹر مبشر احمد ایاز

فہرست مضامین

تبوک 1369ھش
ستمبر 1990ء

ایڈیٹر
مبشر احمد ایاز

جلد ۳۷ قیمت، سالانہ ۳۰ روپے۔ فی پرچہ ۳ روپے۔ شمارہ ۱۱۵

پبلشر۔ مبارک احمد خالد، پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع، ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔
مقام اشاعت دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

اداریہ

کچھ بھی ہو بند مگر دعوت... نہ ہو

بڑے بڑے سردار اور رئیس اکٹھے ہو کر ایک وفد کی شکل میں حضرت ابو طالب کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا بھتیجا تبلیغ سے باز ہی نہیں آتا۔ وہ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے میں اس کا رسول ہوں۔--- تم میری پیروی کرو۔---اور یہ باتیں ہم سن نہیں سکتے بلکہ یہ باتیں تو ہمارے قانون اور آئین کے ہی خلاف ہیں لہذا اسے منع کرو و گرنہ ہم خود اس کا سد باب کریں گے۔

حضرت ابو طالب اپنے بھتیجے کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ تبلیغ کا کام چھوڑ دیا جائے تو بہتر ہے۔---------کیونکہ حالات کا تقاضہ یہی ہے۔--- لیکن اس اولوالعزم رسولؐ نے ساری باتیں سن کر فرمایا کہ "اے چچا۔---یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے نہیں رک سکتا۔---اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ میں پیغام الہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولا کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔--"

نبی اکرمؐ کی سیرت کا یہ پہلو بھی ہمارے مد نظر رہے۔ آپؐ کی تو ساری زندگی ہی ہمارے لئے اسوہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کہ آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ و سوانح مبارکہ انسان کے لئے ایک اسوہ حسنہ ہے۔

پس آنحضرتؐ کی سیرت کے واقعات بیان کرنے یا ان کا مطالعہ کرنے کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو اس رنگ سے رنگین کریں اور ہمارا ہر فعل اور قول آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ کے مطابق ہو۔ ہمارا دین اور ہماری دنیا۔-----آپؐ کے دین اور دنیا کے مطابق ہو۔----یہی ہمارا مقصد اور یہی ہماری کامیابی ہے۔

کلام الامام

پاک محمد مصطفٰےؐ نبیوں کا سردار

حضرت مسیح موعود ۔۔۔ کا نعتیہ کلام (منتخب اشعار)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است

ترجمہ: میری جان و دل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است

ترجمہ: میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا ہر جگہ محمدؐ کے حسن کا شہرہ ہے۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

ترجمہ: معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں یہ محمدؐ کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے۔

مجلس سوال و جواب

سوال: حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ سے استفسار کیا گیا کہ مولود نبویؐ کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں؟

جواب: "محض تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چیز ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس لئے بعض تذکرے موجود ہیں۔ جیسے فرمایا واذکر فی الکتاب ابراھیم۔ لیکن اگر تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملادی جائیں تو وہ حرام ہوجاتے ہیں۔ "گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی" یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملالی گئیں ہیں۔ جس نے ایک جائز اور ایک موجب رحمت فعل کو خراب کردیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے۔ مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الہی کے خلاف ہیں۔ ہم خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں۔ اور آج کل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے۔ گویا خود شریعت بناتا ہے۔

اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ یہ ان کی حماقت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کو حرام کہنا بڑی بے باکی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع خدا تعالی کا محبوب بنانے کا ذریعہ در اصل باعث ہے۔ اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی تحریک ہوتی ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے"۔

پھر فرمایا

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلاء کلمۃ الاسلام و تذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور صحت و بلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالی کامیاب ہوگئے اور کیسی خدا تعالی نے اپنے اس مقبول بندے کی تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریر میں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پر درد اور مؤثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ کوئی علت اور بدعت درمیان نہ ہو تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔۔۔۔ اس جلسہ اظہار سوانح میں درحقیقت بڑے بڑے فوائد ہیں۔ ان سوانح کے سننے سے محبان رسول کا وقت خوش ہوگا اور ہر ایک مرد طالب جب ان سوانح کے ذریعے ہمت اور صدق اور استقامت کے کام سنے گا تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق بڑھے گا اور اس کی طلب زیادہ ہوگی۔۔۔۔۔ ایسا ہی سوانحہ طیبہ نبویہ ایک لشکر مسلح کی مانند ہیں جن کے سننے سے دل قوی ہوجاتا ہے اور تخویفات شیطانی سے نجات ملتی ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ

عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمتہ

یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت کس قدر نازل ہونگی۔ ہاں اس جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہیئے تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو۔ صرف سوانحہ نبویہ کا ذکر ہو۔ اور درود شریف اور تسبیح ہو۔ اگر کسی قسم کا شرک یا کسی قسم کی بدعت درمیان ہو تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے وہ نہ صرف جائز بلکہ میری سمجھ میں ضروریات سے ہے۔" (الحکم ۳۰، اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۔ بحوالہ فتاوی مسیح موعود صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۲)

جماعت احمدیہ انگلستان کا سلور جوبلی جلسہ سالانہ

(مبشر احمد محمود۔ نمائندہ خصوصی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ۔ برطانیہ)

پہلا دن۔ 27 جولائی بروز جمعہ

تو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے

- عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا روح پرور افتتاحی خطاب۔
- افتتاحی تقریب میں ۴۷ ممالک کے آٹھ ہزار سے زائد خواتین و حضرات کی شرکت۔
- برطانیہ کا سلور جوبلی جلسہ
- مذہبی تاریخ میں اپنی نوعیت اور تسلسل کے لحاظ سے منفرد ظلم
- پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے سفاکانہ مظالم کا تذکرہ
- یہ قوم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں سے واپسی نہیں ہوا کرتی۔
- اگر یہ توبہ کرلیں تو خدا کی قسم موت آبھی گئی ہو تو احمدیوں کی دعاؤں سے ٹل جائے گی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ آج مؤرخہ ۲۷ جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں شروع ہوا۔ یہ جلسہ ۲۹ جولائی تک جاری رہیگا۔ افتتاحی اجلاس میں ۴۷ ممالک کے آٹھ ہزار سے زائد خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ جلسہ کا افتتاح عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ یہ جلسہ اس لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام وقت خود شامل ہے اور یہ برطانیہ کا پچیسواں یعنی سلور جوبلی جلسہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا ہر جلسہ خدا کی خاطر ہوتا ہے اور سب احمدی

ایسے جلسوں سے برکت پاتے ہیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے سفاکانہ مظالم کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے ان مظالم کو مذہبی تاریخ میں اپنی نوعیت اور تسلسل کے لحاظ سے منفرد اور غیر معمولی قرار دیا۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہونے والے ان مظالم کے باوجود پاکستان میں رہنے والے احمدی خواتین و حضرات نے جس ایمانی جرات، صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے، آپ نے پاکستان سے آنے والے خطوط کے حوالے سے اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا کہ بے گناہ احمدیوں پر آئے دن قائم کئے جانے والے بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات اور جیلوں میں ظالمانہ سلوک کو ہمارے پاکستانی بھائی بڑی بشاشت اور جرات کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سب قربانیوں کے صلے میں خدا تعالی کے پیار کی نظریں ان مظلوم احمدیوں پر پڑتی ہیں اور جیلوں میں مقید احمدیوں نے خدا کے فضل کے بے شمار نشانات دیکھے ہیں۔
آپ نے پاکستان کے مختلف سیاسی راہنماؤں کے بیانات کے حوالے سے پاکستان کی موجودہ سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی، بدحالی کا ذکر فرماتے ہوئے اسے خدا تعالی کی ناراضگی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ظلم و زیادتی کی وجہ سے بظاہر یہ قوم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں سے واپسی نہیں ہوا کرتی۔ جب خدا تعالی کسی کو سزا دینے کا ارادہ کرلے تو کوئی اسے بچا نہیں سکتا۔ ہاں! دعاؤں سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر یہ توبہ کرلیں تو خدا کی قسم موت آ بھی گئی ہو تو احمدیوں کی دعاؤں سے ٹل جائے گی۔

دوسرا دن۔ 28 جولائی بروز ہفتہ

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

چار نئے ملکوں میں احمدیت کا قیام

احمدیت دنیا کے ۱۲۳ ممالک میں قائم

ایک سال میں ایک لاکھ تئیس ہزار سے زائد افراد کا قبول احمدیت

ملک کے ایک گورنر جنرل اور وزیر تعلیم احمدی ہوگئے

۱۱۳۷۔۔ نئی جماعتوں کا قیام

ایک سال کے دوران دنیا بھر میں ۳۳۳ نئی بیوت کی تعمیر

۳۶ ملکوں کے ریڈیو اور ۲۸ ملکوں کے ٹیلی ویژن اور دنیا کے ۵۴۸ اخبارات میں احمدیت کا تذکرہ

تحریک وقف نو میں پانچ ہزار سے زائد واقفین
دنیا بھر میں قرآن کریم کے ۲۴۶۷۲ نسخوں کی تقسیم
۴۱ زبانوں میں تراجم قرآن اور ۱۱ زیر طبع
جماعت احمدیہ کےتحت ۲۷ ہسپتال اور ۳۳۹ سکول کام کر رہے ہیں
احمدیت پر دنیا میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام دنیا کو فتح کرنے کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔
برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ کا خطاب

جماعت احمدیہ یو۔ کے کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے سال گزشتہ کے دوران دنیا بھر میں جماعت کے مختلف شعبہ جات میں ہونے والی غیر معمولی پیش رفت کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا گزشتہ سال مباہلہ کا اور صد سالہ جشن تشکر کا سال ہونے کی وجہ سے خاص اھمیت کا حامل تھا۔ اس سال چار نئے ممالک میں احمدیت کا قیام عمل میں آیا اور اسطرح اب تک کل ۱۲۴ ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ اسطرح امسال ارجنٹائن اور پاپوا نیوگنی جماعت کی رجسٹریشن ہوئی ہے ارجنٹائن میں مشن ہاوس بھی ایک برازیل کے دوست نے خرید کر پیش کر دیا ہے۔ اس سال دنیا بھر کے ایک لاکھ تئیس ہزار سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی۔ یہ تعداد جماعت کی سو سالا تاریخ میں کسی ایک سال میں احمدی ہونے والی سب سے بڑی تعداد ہے۔ اس میں ایک ملک کے گورنر جنرل اور ایک ملک کے وزیر تعلیم بھی شامل ہیں۔ ملک وار نئی جماعتوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال خدا کے فضل سے ۱۱۳۷ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں ہیں اور احمدیت کا پودا لگا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں اب تک احمدیوں کی ۲۹ بیوت شہید کی گئیں ہیں لیکن اسکے بدلے میں خدا تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کا اظہار اسطرح ہوا کہ صرف گزشتہ سال میں ہمیں دنیا بھر میں ۳۳۴ نئی بیوت تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اسکے علاوہ جوبلی کے سال میں ۲۲۴ بیوت بنی بنائی ملیں۔ گزشتہ ۶ سال میں بیوت اپنے اماموں اور نمازیوں سمیت جماعت کو عطا ہوئیں ان کی تعداد ۵۱۱ ہے۔ اسطرح دنیا بھر میں مشن ہاوسز کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بعض ممالک میں جماعتی عمارتوں کے لئے قطعات زمین بھی خرید لئے گئے ہیں۔

ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور پریس نے بھی دنیا بھر کے ممالک میں جماعت کے ساتھ غیر معمولی تعاون کیا۔ چنانچہ اس سال ۳۶ ممالک کے ریڈیو اور ۲۸ ممالک کے ٹیلی ویژن نے جماعت کے بارے میں متعدد پروگرام نشر کئے۔ دنیا بھر کے ۵۴۸ اخبارات نے خبریں تبصرے۔ اداریئے اور انٹرویوز شائع کئے۔ خدمت خلق کے ضمن میں آپ نے

خصوصیت کے ساتھ افریقہ میں جماعت کی غیر معمولی خدمات کا ذکر فرمایا اور افریقہ کی اقتصادی بحالی و ترقی کے لئے جماعت کی وسیع منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے احمدی تاجر و صنعت کار حضرات کو وہاں سرمایہ کاری کی تلقین فرمائی دوران سال مختلف ممالک میں کل ۱۲۷ نمائشوں کا اہتمام کیا گیا اور ۴۷۸ بک سٹال لگائے گئے۔ اس سال دنیا بھر میں ۱۴ جماعتی اخبار و جرائد جاری کئے گئے۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک میں جدید ترین پریس تعمیر کئے جارہے ہیں ان ممالک سے آزاد اخبارات کا اجراء کیا جائے گا۔ آپ نے اپنی تحریک وقف نو کے بارہ میں بتایا کہ اس میں اب تک پانچ ہزار سے زائد بچے پیدا ہو چکے ہیں اور اس سے زیادہ وعدے ہیں جبکہ یہ تحریک صرف پانچ ہزار واقفین کے لئے کی گئی تھی۔ دورہ نمائندگان کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ امسال ۳۳ نمائندگان نے ۳۵ ممالک کا دورہ کیا جس کے بہت اچھے نتائج نکلے۔ اشاعت قرآن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ گزشتہ سال دنیا بھر میں قرآن کے ۲۴۶۷۲ نسخے بھجوائے گئے۔ منتخب آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ کے فرمودات پر مشتمل مجموعہ جات بھی بہت بڑی تعداد میں دنیا بھر میں تقسیم کئے گئے۔ تراجم قرآن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اب تک ۴۱ زبانوں میں قرآن کے تراجم چھپ چکے ہیں ۱۱ زیر طبع ہیں اس سال کے آخر تک انشاءاللہ العزیز ان کی تعداد ۵۲ ہو جائے گی۔ جبکہ آئندہ چند سالوں تک دنیا کی ۱۰۰ زبانوں میں تراجم قرآن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے اسیران کی یاد میں مختلف ممالک کے قیدیوں سے رابطہ کیا گیا ان کو تحائف دیئے گئے۔ اس کے بڑے اچھے نتائج نکلے ہیں۔ نصرت جہاں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت جماعت کے ۳۷ ہسپتال کام کر رہے ہیں اور مجموعی طور پر ۳۳۹ سکول کام کر رہے ہیں۔ شعبہ سمعی و بصری اور شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ دونوں شعبے گذشتہ چھ سال سے رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں اور انتھک محنت کر رہے ہیں اور نہایت احسن طریق پر خوش اسلوبی سے مفوضہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ دشمن کی تمام تر مخالفت کے باوجود آج احمدیت واحد جماعت ہے جس پر دنیا میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس جہاد کے قائل ہیں جو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہم قرآن کی قوت سے دل وجان کے ساتھ اس جہاد میں مصروف ہیں۔
آپ نے کہا کہ جب خدا کسی پر فضل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ساری دنیا مل کر بھی فضل کے اس ہاتھ کو نہیں روک سکتی۔ خدا کی قسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ساری دنیا کو فتح کرنے کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور جماعت احمدیہ ہی وہ سعید بخت جماعت ہے جسکو تیرا سو سال بعد یہ فتح عظیم حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے قبل برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر HUGO SOMERSON نے اپنے خطاب میں جماعت کی عالمگیر خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس جلسہ میں شرکت کو اپنے

لئے باعث فخر قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ دین حق کی جو حسین تصویر جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اس سے دنیا کو کوئی خطرہ نہیں برطانیہ اور دنیا کو آج جس فیملی سسٹم کی اشد ضرورت ہے احمدیہ جماعت اسے قائم کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے اور یہ انسانیت کی عظیم ترین خدمت ہے۔

آج صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پوری دنیا اور خصوصاً یورپ کی بے امنی کی سب سے بڑی وجہ خاندانی نظام کا ٹوٹنا ہے۔ اس نظام کو دوبارہ بحال کئے بغیر دنیا کا امن ممکن نہیں۔ پس احمدی خواتین کو گھروں کا سکون قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو پھر دنیا کے امن اور سکون کو کوئی قائم نہیں کر سکے گا۔

تیسرا دن ۔۔۔ ۲۹ جولائی ۔۔۔ اتوار

میخائل گورباچوف. عظیم راہنما
دنیا میں تبدیلی اشتراکی نظام کی شکست نہیں ہے.
جرمن قوم بعض غیر معمولی خوبیوں کی حامل
خدا کی قسم! خدا ہماری نصرت کرے گا
ہمیں تمام دنیا پر غالب کرکے دکھائے گا.
روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہوں گے.
ہم دنیا کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں.
۵۴ ممالک کے دس ہزار افراد کی جلسہ میں شمولیت.
کینیڈا کی پارلیمنٹ کے ممبر کا خطاب

جماعت احمدیہ یو۔کے کے پچیسویں سالانہ جلسہ کے تیسرے اور آخری روز حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے اختتامی خطاب میں روس اور باقی اشتراکی دنیا میں رونما ہونے والے موجودہ عظیم انقلاب اور اس کے محرکات کا تفصیلی تجزیہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس انقلاب کے محرکات میں انفرادی آزادی کا فقدان اور اقتصادی فلسفہ کی ناکامی اہم ترین وجوہات ہیں۔ لیکن اس تبدیلی کو اشتراکیت کی شکست اور مغربی نظام کی فتح تصور کرنا درست نہیں بلکہ صورت احوال پیچیدہ اور غیر واضح ہے اور اسے سمجھنے کے لئے گہری حکمت کی ضرورت ہے۔

آپ نے مسٹر میخائل گورباچوف کی جرات، فراست اور ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اس صدی کے آخری حصہ کا عظیم راہنما قرار دیا۔ مغربی نظام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اپنی اندرونی اور بیرونی

کمزوریوں کی وجہ سے یہ نظام بھی دنیا کے لئے خطرات رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں انفرادیت پر اس حد تک زور دیا گیا ہے کہ یہ بے چینی اور بدامنی کا باعث بنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاقی نظام سے قطع نظر کر کے کوئی اقتصادی نظام کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اور ان دونوں نظاموں میں اس ضروری توازن کو نظر انداز کر دیا گیا ہے حالانکہ توازن کا فقدان فی نفسہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صرف اسلام کا اقتصادی نظام ہی وہ نظام ہے جو اپنے اندر توازن رکھتا ہے اور مشرق و مغرب کے درمیان تفریق روا نہیں رکھتا بلکہ دونوں کا امتزاج کرتا ہے۔
جرمنی کے اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جرمن قوم کو اللہ تعالیٰ نے بعض غیر معمولی خوبیوں سے نوازا ہے۔ یہ قوم متوسط، ذہین، محنتی، یورپ میں سب سے زیادہ سادہ دل، بظاہر سخت مگر نرم دل اور انتہائی خوددار قوم ہے۔ اگر یورپ نے متحدہ جرمنی پر اعتماد اور عزت افزائی کا سلوک کیا تو دنیا کو جرمنی سے کبھی کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اتحاد کے بعد فی الحال چند سال تک جرمنی اقتصادی طور پر گرے گا مگر پھر ایک عظیم اقتصادی ملک بن کر ابھرے گا۔

جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اشتراکی دنیا میں رونما ہونے والی موجودہ عظیم تبدیلی کے بعد آپ پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان واقعات کا ہمارے ساتھ بہت گہرا تعلق اس لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے ہی حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ کو ان واقعات سے اور ان کے انجام اور نتائج سے آگاہ فرما دیا تھا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ممالک میں عیسائیت کے صدیوں پرانے عقائد کو اور مسلمان ممالک کے تشدد، جبر اور عدم انصاف پر مبنی عقائد کو داخل ہونے سے روکیں اور حقیقی اسلام کو جو دنیا میں انصاف کا سب سے بڑا علمبردار ہے، روس اور دیگر اشتراکی ممالک میں پوری قوت کے ساتھ روشناس کرائیں۔
آپ نے فرمایا کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور ہم بظاہر بے حد کمزور ہیں مگر وہ خدا کمزور نہیں جس نے ہمیں اس جہاد کے لئے پیدا کیا ہے۔ خدا کی قسم! خدا ہماری نصرت کرے گا اور ہمیں تمام دنیا پر غالب کر کے دکھائے گا۔ اس لئے ہمارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ روس کو نئی زندگی دینے والے ہم لوگ ہوں گے اور یہ روحانی فتح محبت اور دعا کے ہتھیاروں سے اور دلائل کے ہتھیاروں سے ہوگی۔ کیونکہ ہم تو دنیا کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، مارنے کے لئے نہیں۔
آپ کے خطاب کے بعد جماعت احمدیہ یو۔کے کا یہ پچیسواں سالانہ جلسہ بہ حسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس سال ۵۴ ممالک کے دس ہزار افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔
آپ کے خطاب سے قبل مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو۔کے نے ان بہت سی نمایاں شخصیات میں سے چند ایک کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے اس جلسہ کے لئے پیغامات بھجوائے اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ان نمایاں شخصیات میں بہت سے ممبران پارلیمنٹ اور لارڈز شامل ہیں۔

بقیہ ۔۔۔۔۔21

حضور انور کا تازہ منظوم کلام اور اسکا پس منظر

(نظم اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک اور رؤیا میں جس میں انذار کا پہلو بھی تھا اور ایک خوشخبری کا رنگ بھی رکھتی تھی وہ اگرچہ میں اپنے بعض دوستوں کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ لیکن جماعت کے سامنے غالباً ابھی پیش نہیں کی۔ جب حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا وصال ہوا ہے تو جس دن اسکی اطلاع ملی، اس سے پہلی رات میں نے یہ رؤیا دیکھی کہ اقبال کی ایک مشہور غزل کے دو اشعار میں پڑھ رہا ہوں اور خاص اس میں درد کی ایک کیفیت ہے اور اقبال کی یہ وہ غزل ہے جو بچپن میں کالج کے زمانے میں مجھے بہت پسند تھی۔ لیکن چونکہ مدت سے پڑھی نہیں، اس لئے خواب میں کوشش کر کے یاد کر کے وہ شعر پڑھتا ہوں اور پھر آخر وہ یاد آجاتے ہیں اور وہ رواں ہو جاتے ہیں اور وہ شعر یہ تھے کہ

تھا جنہیں ذوق تماشہ وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا
آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

تو بہت ہی دردناک اشعار ہیں اور جب آنکھ کھلی تو میرے دل پر بہت ہی اس بات کا گہرا اثر تھا اور غم کی کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلے کے کوئی ایسے بزرگ جن کا خدا کے نزدیک ایک مرتبہ ہے، رخصت ہونے والے ہیں جو انتظار کی راہ دیکھتے دیکھتے میرے جانے سے پہلے پہلے وصال پا جائیں گے۔ دوسرے دن صبح جب ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت لاہور کے دوست چوہدری حمید نصر اللہ صاحب اور ان کے ساتھ ایک دو اور وکلاء بھی تھے۔ یہ ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے ان سے میں نے بیان کی اور میں نے کہا کہ میں نیک فال کے طور پر یعنی اگرچہ لفظ "نیک فال" کا اطلاق پوری طرح تو نہیں ہوتا مگر ان معنوں میں نیک فال کے طور پر کہ گویا انذار ٹل چکا ہے اور جو ہونا تھا ہو چکا ہے اس خواب کے مضمون کو ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال پر لگا رہا ہوں اگرچہ وہ اس عرصہ میں ملتے بھی رہے ہیں لیکن جس مرتبے کے انسان تھے، خواب میں جیسا میرے ذہن پر اثر تھا کہ اس مرتبے کا کوئی انسان رخصت ہونے والا ہے یہ ان پر صادق آتا ہے اور دوسرا یہ خیال تھا کہ ملک صاحب کو خواہش تو بہر حال یہی ہو گی کہ میں بھی ربوہ جاؤں اور پھر ربوہ میں واپسی ہو اور اس تقریب میں شمولیت ہو تو اس خیال سے اگر اس پر اطلاق ہو جائے تو کوئی بعید از قیاس نہیں۔ آپ کو میں یہ رؤیا بتاتے ہوئے اس دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ کرے کہ یہ انذار کا پہلو یہاں تک ہی ٹل جائے اور جو دوسرا پہلو ہے واپسی کا، اس کے آثار جلد جلد ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ایسی حالت میں لے کے جائے کہ کم سے کم تکلیف کی خبریں ملیں اب کے بعد خدا کرے یعنی میں تو دعا کے رنگ میں اس لئے کہ رہا ہوں کہ بظاہر ہر چیز ناممکن بھی ہو تو دعا کے ذریعے ممکن بھی بن سکتی ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اب کے بعد واپسی تک کوئی فوت نہ ہو۔ وفات کا جو سلسلہ ہے وہ تو جاری رہے گا لیکن دعا کرتے وقت یہ کہنے میں کیا حرج ہے کہ کوئی بھی نہ ہو اس لحاظ سے میں آپ کو کہ رہا ہوں کہ دعا کریں کہ کم سے کم لوگ، اگر فوت ہونا کسی کا مقدر بھی ہے تو کم سے کم لوگ اس عرصے میں وفات پائیں اور کم سے کم لوگوں کے متعلق پھر یہ دردناک مضمون صادق آئے کہ

تھا جنہیں ذوق تماشہ وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا"

(بحوالہ اخبار احمدیہ لندن)

ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لاکھ بلا بھیجا

پیارے آقا حضرت خلیفتہ المسیح کا تازہ منظوم کلام

جائیں جائیں ہم روٹھ گئے، اب آ کر پیار جتائے ہیں
جب ہم خوابوں کی باتیں ہیں، جب ہم یادوں کے سائے ہیں

اب کس کو بھیج بلائیں گے، کسے سینے سے لگائیں گے
مر کر بھی کوئی لوٹا ہے، سائے بھی کبھی ہاتھ آئے ہیں

کیا قبروں پر رو رو کر ہی، نینوں کی پیاس بجھائیں گے
کیا یوں بھی کسی نے روٹھے یار، منا کر بھاگ جگائے ہیں

جو روتے روتے مُند گئیں آنکھیں، گُھل گُھل کر جو چراغ بجھے
اب ان کی پگھلی یادوں میں، کیا بیٹھے نیر بہائے ہیں

جو صبح کا راستہ تکتے تکتے، اندھیروں میں خواب ہوئے
اب ان کے بعد آپ ان کے لئے، کیا خاک سویرے لائے ہیں

ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لاکھ بلا بھیجا
پر پھر بھی آپ نہیں آئے، آپ اپنے ہیں کہ پرائے ہیں

اب آپ کی باری ہے تڑپیں، اب آپ ہمیں آوازیں دیں
روتے جاگیں سوتے میں ہنسیں، کہ خواب مِلَن کے آئے ہیں

ہم جن راہوں پر مارے گئے، وہ سچ کی روشن راہیں تھیں
ظالم نے اپنے ظلم سے آپ، اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

ہم آ بھی بسے ہیں اپنے خوابوں کی سرمد تعبیروں میں
آپ اب تک فانی دنیا میں، سپنوں سے دل بہلائے ہیں

ہر خوشبو اور ہر رنگ کے لاکھوں پھول کھلے ہیں آنگن میں
پھر چند گلوں کی یادیں کیوں، کانٹوں کی طرح تڑپائے ہیں

ہم سرافراز ہوئے رخصت، ہے آپ سے بھی امید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے ہیں کس ماں کے جائے ہیں

(یہ نظم جامعۃ الاحمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء کے موقع پر پڑھی گئی)

شان خاتم النبیینؐ

(حضرت مسیح موعود ۔۔۔ کی پچیس تحریرات)

۱۔ "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

۲۔ "میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ (تقریر واجب الاعلان صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

۳۔ "ہمارا اعتقاد جو ہم دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالٰی اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ سلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بہ مرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالٰی تک پہنچ سکتا ہے"۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

۴۔ "اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ اور افضل ہیں ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے یا جو گزر چکا ہو"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

۵۔ "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو"۔ (اتمام الحجتہ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

۶۔ "مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم کہ میں ۔۔۔ ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالٰی پر، اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور میں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں"۔ (حمامتہ البشریٰ صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

۷۔ "درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ تعالٰی کی حجت ہیں اہل ایمان کے لئے"۔ (انجام آتھم صفحہ ۷۳ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

۸۔ "اگر دل سخت نہیں ہوگئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے کہ خوانخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنے کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔ اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے"۔ (سراج منیر

صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

۹۔ "ہم اس بات ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶/۸۷ مجریہ ۱۸۹۹ء)

۱۰۔ "عقیدے کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

۱۱۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ جناب سے کوئی پیشگوئی اور معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس قدر کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بہ تازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۵ مجریہ ۱۹۰۲ء)

۱۲۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا"۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶/۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

۱۳۔ "ہم ------ ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان حمید پر۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں"۔ (مواہب الرحمان صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

۱۴۔ "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

۱۵۔ "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔ (حقیقتہ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

۱۶۔ "خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو در حقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

۱۷۔ "ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین"۔ (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

۱۸۔ "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں"۔ (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۸۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

۱۹۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب"۔ (پیغام امام صفحہ ۳۰ لیکچر ۱۹۰۵ء)

۲۰۔ "مجھ پر اور میری جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اوریقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے"۔ (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

۲۱۔ "قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا"۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

۲۲۔ "پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید و مولا ختمی پناہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے"۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۹۰۴ء)

۲۳۔ "ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

۲۴۔ "تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود و سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوقات میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخرالاولیاء ہے۔ ہمارا سید، ہمارا امام، ہمارا نبی، محمد مصطفیٰ؛ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے"۔ (نورالحق صفحہ ۱ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

۲۵۔ "مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پر میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے"۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

آپکی پسند---- آپکے لئے

معزز قارئین! ماہ نومبر سے رسالہ خالد میں دو صفحات صرف اور صرف آپ کے لئے مخصوص کئے جا رہے ہیں جس میں آپ کی اپنی پسند کے اشعار، اقتباسات، اقوال زریں، وغیرہ شائع کئے جائیں گے۔(انشاء اللہ)

آپ اپنی پسند کی کوئی بھی چیز صاف اور خوشخط لکھ کر ہمیں بھجوائیں یاد رہے کہ اقتباس وغیرہ کا حوالہ ضرور لکھیں اور شعر میں شاعر کا نام بھی۔ بغیر حوالہ کے تحریر شائع نہیں ہو گی۔(شکریہ)

آپ اپنی تحریریں اس پتہ پر ارسال فرمائیں

دفتر ماہنامہ "خالد" دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔ پوسٹ کوڈ 35460

صحیح حل

مقابلہ نمبر ۲ (جولائی ۹۰ء)

(1) حضرت حارث بن ابی ہالہؓ

(2) حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبیؓ اور حضرت عبداللہ بن قیس السہمیؓ

(3) 31 مئی 1990ء

(4) دونوں دفاعی معاہدے ہیں پہلا مغربی طاقتوں کا دفاعی معاہدہ ہوا اور دوسرا سوشلسٹ ممالک کا جس کی سربراہی روس کرتا ہے۔

(5) 1912ء

(6) اکتوبر 1952ء محترم غلام باری صاحب سیف

(7) کیمرون نے اور ارجنٹائن کے خلاف۔ کیمرون نے فتح حاصل کی۔

(8) سات ریاستیں۔ دبئی، عجمان، ابوظہبی، راس الخیمہ، فجیرہ، شارجہ، ام القوین

(9) 6 جولائی 1989ء

(10) صنعاء

مقررہ تاریخ تک ہمیں کل 18 حل موصول ہوئے لیکن ان میں سے صرف 5 حل درست قرار دیئے گئے۔ جنہیں انعام روانہ کیا جارہا ہے اور وہ یہ ہیں

ملک انس احمد، عطاء الرحیم زاہد (صدر جنوبی ربوہ)، بشیر حسین تنویر (فیصل آباد) نور احمد بشیر ربوہ کلاتھ سٹور (ربوہ)، محمد سعید منگلا (صدر شرقی ربوہ)

اس کے علاوہ جنہوں نے دس میں سے آٹھ یا نو نمبر حاصل کئے ان کے نام یہ ہیں۔ نور احمد (صدر جنوبی ربوہ)، محمد جمیل اشرف (سیالکوٹ)، اطہر رشید (ٹیکسلا)، مظفر احمد صابر (ناروے)، نصیر احمد بدر (احمد آباد جنوبی)، عاصم محمد طارق (خوشاب)

قابل تقلید نمونہ

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے سال رواں میں ماہنامہ "خالد" کے سابقہ سالانہ خریداران کے علاوہ ایک ہزار نئے خریداران کا اضافہ کیا ہے۔ ادارہ "خالد" مکرم سلطان احمد صاحب مبشر ناظم اشاعت، عبدالاعلیٰ صاحب و فاتح الدین صاحب (نائبین) کے علاوہ مجلس ربوہ کے تمام بلاک لیڈران، زعماء اور منتظمین اشاعت کا بیحد ممنون ہے۔ قارئین سے ان تمام احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مینیجر رسالہ "خالد"۔ ربوہ)

تعارف کتب نمبر ۹

نجم الہدیٰ

تاریخ تصنیف واشاعت:۔ ۲۰، نومبر ۱۸۹۸ء
صفحات:۔ ۱۵۰ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴
آپ نے یہ کتاب جمعرات کو شروع کر کے جمعہ کی صبح تک مکمل کرلی۔

اس کتاب میں چار زبانوں عربی، اردو، فارسی اور انگریزی کے لئے چار کالم رکھے گئے۔ اصل کتاب حضرت مسیح موعود نے عربی میں لکھی اور اس کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا لیکن فارسی ترجمہ دوسرے دوستوں نے کیا۔ ابھی انگریزی ترجمہ نہیں ہوا تھا کہ آپ نے یہ کتاب شائع فرمادی۔

حضرت خاتم الانبیاء کا ایک معجزہ

"دیکھو اس مرد کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہوگیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہوگئے۔ اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے اور ان کی پیشانی کے نقشوں میں محبت مولا کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہوگئے اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہوگئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے اور ملت محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا اور ان کی عقلیں علوم الہیہ میں منور ہوئیں اور ان کے قوائے فکریہ اسرار ربانیہ کے سمجھنے کے لئے باریک ہوگئیں۔۔۔۔انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچادیا۔۔۔۔انہوں نے موت کے سامنے اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے۔ وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قیام گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے۔ ان کی عقلیں آزمائی گئیں اور ملک داری کی لیاقتیں جانچیں گئیں سو وہ ہر ایک امر میں فائق نکلے اور علم و عمل میں سبقت کرنے والے ثابت ہوئے اور یہ معجزہ ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حقیقت اسلام پر ایک صریح دلیل ہے۔۔۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۴۱-۴۴)

نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ خلافت ثانیہ کے عہد میں خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب نے کیا۔ یہ کتاب آپ نے منکرین پر اتمام حجت اور امت کے غافل لوگوں سے اظہار ہمدردی کے لئے لکھی۔ جیسا کہ اس تصنیف کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں

کہ

"میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا ہے۔۔۔ اور یہ ان تحریروں کا بدل ہے جو ان دنوں میں مخالفوں کی طرف سے نکلیں اور اس میں میں نے عمدہ عمدہ ملت اسلامی کے نکتے اور باریک باتیں درج کی ہیں اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے فریاد رس ہے جس کو میں نے جوش و محبت سے دو زبانوں میں لکھا ہے۔۔۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۸-۱۹)

اس کے علاوہ اس کتاب میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ "احمد" اور "محمد" کی حقیقت نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے اور آپ کے ایسے کمالات اور محاسن کا ذکر فرمایا ہے جن سے آنحضور کا سب انبیاء سے بالاتر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

نیز دجالی فتنوں اور ان کے ازالہ کے لئے اپنا خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و مبعوث ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت فرمایا ہے۔

آنحضرتؐ کی تعریف و توصیف فرماتے ہوئے بیان کیا ہے کہ "اس خدا کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا۔۔۔ اور اس کے رسول امی پر درود اور سلام ہو جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو سب سے اول یہی دو نام پیش ہوئے تھے۔ کیونکہ اس دنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علت غائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرتؐ بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء سے اول درجہ پر ہیں۔۔۔۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۳-۴)

پھر آپ کے احمدؐ اور محمدؐ ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"۔۔۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا جناب الٰہی سے پایا اور جو کچھ ان کو ملا اسی چشمہ فضل اور عطا سے ملا پس دوسروں کے دل حمد الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش میں آیا کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی تھا۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمدؐ کے نام سے موسوم نہیں ہوا کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثنا ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے"۔

۔۔۔ "اور پھر جب کہ آنحضرتؐ کی تعریفیں اس وجہ سے تھیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو اختیار کر لیا تھا۔۔۔ سو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام کے ان کی طرف واپس کر دیں۔۔۔ پس ہمارا نبی محمد صلعم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا۔۔" (صفحہ ۸)

پھر آپ نے دین حق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ضرورت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ اسوقت عرب کی حالت دگرگوں تھی۔ توحید ختم ہو چکی تھی اور انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ ایسے حالات میں جب زمانہ بزبان حال ایک مصلح کو پکار رہا تھا تو خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مبعوث فرمایا اور پھر آپ نے عرب کے وحشی لوگوں کو مہذب انسان بنایا اور پھر باخدا بلکہ خدا نما وجود بنا دیا۔

اس کے بعد آپ نے کچھ اپنی سوانح حیات کا ذکر فرمایا ہے۔ (۴۷-۵۷)

پھر آپ نے اپنی صداقت کے دلائل تحریر فرمائے ہیں اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ثابت کیا۔

ان دلائل میں ایک دلیل آپ کے وہ سارے الہامات بھی ہیں جو کہ غیب کی خبروں پر مشتمل ہے۔ پھر فرمایا کہ دین حق پر پادری طرح طرح کے حملے کر رہے تھے اور دین حق عیسائیت کے سامنے مظلوم و مغلوب بن رہا تھا۔ ایسے حالات میں دین حق کے غلبہ کے لئے اور نصاریٰ کی صلیب کو توڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔

"ان کو اس بات سے تعجب ہے کہ کیونکر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور آگیا اور انہوں نے کہا یہ تو مفتری آدمی ہے اور پہلی صدی کے سر پر انتظار کر رہے تھے اور وہ ان کو عزت دینے کے لئے آیا اور اس نے ان کا تمام سامان تیار کیا اور وہ وسائل ان کو دیئے جس سے مخالف لاجواب ہو جائیں۔ کیا انہوں نے اس مامور کے وقت کو شناخت نہیں کیا یا وہ ان کے پاس بے وقت آیا ہے اور بہ تحقیق خدا تعالیٰ کے دن آگئے اور فیصلے کا دن قریب ہو گیا پس انہیں بشارت ہو کہ جو شکر کے ساتھ قبول کریں۔ کیا ان کا یہ ارادہ ہے کہ جس کو خدا بلند کرنا چاہتا ہے اس کو پامال کر دیں اور ناحق بحث و مباحثہ کرتے رہیں اور خدا نے تو یہ کہہ چھوڑا ہے کہ اس کے بھیجے ہوئے بندے غالب ہوں گے پس کیا وہ خدا سے لڑسکتے ہیں اور یہ بات مشتبہ نہیں تھی مگر ان کے دل سخت ہو گئے سو وہ اندھوں کی طرح ہو گئے۔

اے لوگو! کیوں خدا تعالیٰ کے نشانوں سے انکار کرتے ہو۔۔۔ تم نے خدا کے بندہ مامور سے ٹھٹھا کیا اور قریب تھا کہ تم اس کو تلوار سے قتل کر دیتے مگر خدا نے تم پر سلطنت کا رعب ڈالا اور اگر یہ سلطنت نہ ہوتی تو تم خدا کے مرسلوں پر حملہ کرتے اور یہ حق کھل گیا اور تم نے ناحق عذر تراشے اور کچھ غور نہیں کی۔ سو ہم خدا تعالیٰ کی طرف اپنے کام کو سپرد کرتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے"۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

آپ اپنی صداقت کے نشان پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ان نشانوں میں ایک نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے اور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت مجھے بھیجا ہے۔۔۔ اور میرا وقت ایک ایسا وقت تھا کہ نہایت بیقراری سے آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔۔۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں ایک ملکہ خارق عادت مجھے عطا فرمایا ہے۔۔۔ اور میرے نشانوں میں سے وہ خسوف اور کسوف ہے جو رمضان میں ہوا تھا۔۔۔ اور عجیب تر نشانوں میں سے جو خسوف کسوف کے بعد ظہور میں آیا جس نے دلوں پر بڑا اثر ڈالا وہ لیکھرام کی موت کا نشان ہے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے نشان ہیں جن کو میں نے بخوف طوالت بیان نہیں کیا اور اگر تجھے کچھ خدا کا خوف ہو تیرے لئے یہ بھی بہت ہے اور مامورین کے پہچاننے کا یہ اصول ہے کہ ان کو اس طریق سے پہچانا جائے جس طریق سے انبیاء کی نبوت پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے میری تکذیب کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا اور استہزاء کیا گیا۔۔۔" (۱۰۵ تا ۱۴۳)

(مرتبہ سید مبشر احمد ایاز)

بقیہ از ۱۰

اسی طرح کینیڈا کی پارلیمنٹ کے رکن اور ممتاز اپوزیشن راہنما مسٹر ۔۔۔JIM نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے جلسہ میں شرکت کو اپنے لئے انتہائی باعث فخر قرار دیا اور احمدیوں کو اس دنیا کے خوش قسمت ترین افراد کہا کیونکہ انہیں ایک ایسی ہستی کی راہنمائی حاصل ہے جو اس کرہ ارض کی مقدس اور مبارک ترین ہستیوں میں سے ایک ہے۔ آپ نے احمدی افراد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ صدی آپ کی صدی ہے اور آپ کی جماعت کی صدی ہے۔

قسط نمبر ۲

دیر ہے پر اندھیر نہیں

تصنیف: جارج ایلیٹ (GEORGE ELIOT) تلخیص و ترجمہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خان

پھر سے روشنی کی جانب

سچے سکون اور دلی خوشی کے باعث انسان کی نیکی اور یقین غالب آجاتے ہیں۔ اسی کیفیت و سرشاری نے مارنر کو ہلکا سا تاثر دیا کہ اس سے کوئی ایسی غلطی یا خطا ضرور ہوئی ہوگی جس کی وجہ سے اس کی ماضی کی بہترین اور مذہبی زندگی پر اندھیرے چھاگئے تھے۔ چونکہ وہ دن بدن ڈولی ون تھروپ سے اپنے دل کی بات کہنے میں آسانی محسوس کرنے لگا تھا اس لئے اس نے رفتہ رفتہ ڈولی کے سامنے اپنی ابتدائی زندگی کے حالات کھولنے شروع کئے آخر اس نے اسے اپنی زندگی کا وہ غمناک واقعہ بھی سنادیا یعنی ڈیکن کی وفات پر رقم چوری ہوجانے کے بعد قرعہ نکالنے والی بات۔ جس کا ظاہری مقصد مجرم کو ڈھونڈ نکالنا اور بے گناہ آدمی کو بری کرنا تھا لیکن جس کے نتیجہ میں الٹا مارنر مجرم ثابت ہوگیا۔ یہ سارا قصہ سن کر ڈولی نے مارنر سے کہا "جو بوجھ تمہارے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ اگر آسمانی آقا نے تمہارے ساتھ انصاف کیا ہوتا تو یہ کبھی نہ ہوتا کہ تم اس شہر سے ایک شریر چور کی وجہ سے نکالے جاتے جب کہ تم بالکل بے قصور تھے"۔ مارنر نے بے تاب ہو کر کہا "آہ! یہی چیز مجھ پر تپتے ہوئے سرخ لوہے کی مانند گری۔ وہ شخص جس کے سنگ میں لڑکپن سے لے کر دس برس تک اٹھتا بیٹھتا رہا۔۔۔۔ میرا جگری دوست جس پر مجھے پورا پورا اعتماد تھا اسی نے میرے لئے جہنم بھڑکا دی اور مجھے برباد کردیا"۔ ڈولی کہنے لگی "افسوس کہ وہ آدمی دل کا برا تھا۔ لیکن میرا دل یہ کہتا ہے کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا اس میں بھی کوئی بہتری تھی بشرطیکہ ہم اس کی تہ تک پہنچ سکیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارا آسمانی آقا بے حد مہربان ہے اور اگر کوئی چیز ہمیں غلط دکھائی دیتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں خود اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا علم بہت محدود ہے۔ تم کہیں تو یہ دیکھو گے کہ بڑوں کو بخار آیا جو انہیں لگے جہاں لے گیا اور بیچارے بچے اکیلے رہ گئے۔ کہیں جسم کے اعضاء ٹوٹ جاتے ہیں اور بعض دفعہ نیک اور صابر لوگوں کو مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ یہ سب کچھ ہمیں عجیب سا لگتا ہے۔ دنیا میں مصائب بھرے پڑے ہیں۔ یہ ایسی پیچیدہ باتیں ہیں جن کی تہ تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ ہمارا تو فرض ہے کہ ہم اس بات پر ایمان رکھیں کہ جہاں تک ہوسکے نیکی کی جائے اور یقین پر قائم رہا جائے۔ کیونکہ ہم عاجز بندے ہیں۔ تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھتے ہیں لیکن ہمیں جاننا چاہیئے کہ ایسی پوشیدہ حکمتیں اور عظمتیں ہیں جن تک ہماری نظر نہیں جاسکتی۔ بھائی مارنر! اگر تم اس یقین کو برقرار رکھتے تو تم اپنے بھائی بندوں سے دور نہ بھاگتے اور اپنے آپ کو مجبور نہ پاتے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تم سے ایسی باتیں کہہ رہی ہوں"۔ اس پر مارنر بولا "ایسی بات نہیں ہے مسز ون تھروپ! تم بالکل درست کہہ رہی ہو۔ بالکل درست کہہ رہی ہو۔ اس دنیا میں اچھائی موجود ہے۔ مجھے اس بات کا احساس ہوچلا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ باوجود مختلف مصیبتوں اور فتنوں کے ایسی بڑی بڑی حقیقتیں اور حکمتیں بھی ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں پاتے۔ قرعہ تو غلط نکلا لیکن وہ پیاری بچی مجھے مل گئی۔ قدرت ہمارا حساب رکھتی ہے۔ بالکل حساب رکھتی ہے"۔

ان دونوں کے درمیان یہ گفتگو ایپی کے ابتدائی سالوں میں ہوئی تھی جب کہ مارنر کو ایپی سے روزانہ دو گھنٹے کی جدائی برداشت کرنا پڑتی تھی تاکہ وہ سکول جا کر تعلیم حاصل کرسکے۔

ہونہار بروا

مارنر شدید محبت کے مارے ایپی سے اپنی ماضی کی زندگی نہ چھپا سکا۔ اسے اس نے بہت پہلے بتا دیا تھا کہ وہ کس طرح تنہا زندگی گزارتا تھا اور یہ کہ ایپی کی ماں بہت عرصہ پہلے اس جہاں سے کوچ کر گئی تھی اور ایپی مارنر کو اس کے گھر کے اندر چولہے کے پاس سوئی ہوئی ملی تھی۔ وہ اسے اس قدر معصوم اور سندر لگی کہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے خوبصورت سنہرے بالوں

کی شکل میں اس کا کھویا ہوا سونا واپس مل گیا ہے۔ جس گداز اور گھرے پیار سے مارنر نے ایپی کو پالا تھا اور ان دونوں کا رات دن کا جو محبت بھرا ساتھ رہا تھا اور پھر یہ بات کہ ان کا گھر بھی کچھ الگ تھلگ تھا ان سب باتوں کی وجہ سے ایپی میں کوئی اوچھی عادت یا درشت انداز گفتگو پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس کا دماغ روشن اور صاف تھا۔

ایپی اس قدر سادہ تھی کہ اسے ایک عرصہ تک اپنے ان دیکھے اور انجانے باپ کا کبھی خیال نہیں آیا۔ اس بات کا اسے پہلی بار اس وقت خیال آیا جب مارنر نے اسے وہ عروسی انگوٹھی دکھائی جو اس نے متوفیہ مالی (ایپی کی ماں) کی انگلی سے اتاری تھی۔ مارنر نے یہ انگوٹھی ایک چھوٹے ڈبے میں محفوظ رکھ دی تھی۔ جب ایپی بڑی ہوئی تو مارنر نے یہ ڈبہ اس کے حوالے کر دیا۔ وہ اکثر اسے کھول کر انگوٹھی کو دیکھا کرتی لیکن اب بھی اسے اپنے حقیقی باپ کا کوئی خاص خیال نہ آتا۔ یہ انگوٹھی جس کی نشانی تھی۔ کیا اس کا بابا (مارنر) اس کے پاس نہیں تھا جو اسے بے حد و حساب پیار کرتا تھا۔ لیکن ایپی کے دماغ میں یہ سوالات ضرور آتے کہ اس کی ماں کون تھی اور اس کسمپرسی کی حالت میں اس کی وفات کیسے ہوئی۔ مسز ون تھروپ، جو اس کی بڑی قریبی اور بزرگ دوست تھی کو دیکھ کر اسے محسوس ہوتا کہ ماں بہت پیارا وجود ہوتا ہے۔

ایک جاں ربا محرومی

گاڈ فرے کی عادت تھی کہ وہ اتوار کی سہ پہر کو مٹر گشت کرتے ہوئے مختلف باتوں کی جگالی کیا کرتا۔ ایسے میں اس کی بیوی نینسی اس کے ساتھ نہیں ہوتی تھی۔ یوں تو نینسی اور گاڈ فرے کی شادی کو پندرہ برس بیت گئے تھے لیکن نینسی کی ازدواجی زندگی میں ایک زبردست کرب پایا جاتا تھا وہ یہ کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اور اسے یہ دکھ بھرا خیال بھی آتا کہ گاڈ فرے کو اس محرومی کا بے حد احساس ہوگا۔ وہ سوچتی تھی کہ کسی بھی مرد کے لئے یہ احساس اور محرومی بہت بری چیز ہے۔ عورت ایسی محرومی میں اپنے خاوند کے پیار میں ڈوب کر قرار حاصل کر سکتی ہے لیکن ہر مرد یہ چاہتا ہے کہ اسے آنے والی نسل کے ذریعہ مستقبل کی زندگی حاصل ہو۔ اپنے خیالات کے اس مرحلہ پر پہنچ کر وہ اپنے آپ سے سوال کرنے لگتی کیا اس نے گاڈ فرے کی محرومی کو دور کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش کر لی ہے اور کیا اپنے خاوند کی شدید خواہش کہ ان کو کوئی بچہ گود لے لینا چاہیئے، کی مزاحمت کرنے میں وہ حق بجانب ہے؟۔

زندگی کے تمام فرائض اور باریکیوں سے متعلق جن میں اولاد کے رویے سے لے کر شام کے بناؤ سنگھار تک ہر چیز شامل تھی، نینسی نے ٹھوس اصول وضع کر رکھے تھے اور اس نے اپنی ہر عادت کو ان اصولوں کے مطابق ڈھال رکھا تھا۔ انہیں سخت اصولوں میں سے ایک اصول کی بنا پر نینسی اپنے خاوند کی خواہش (کہ کسی لے پالک کا انتظام کیا جائے) کی شدید مزاحمت کرتی تھی۔ کسی اور کے بچے کو گود لینا، جب کہ ان کی قسمت میں اپنی اولاد نہیں لکھی تھی، گویا مشیت خداوندی کے خلاف اپنی تقدیر بنانا ہے۔ اس کا یہ بھی نظریہ تھا کہ ایسا بچہ بعد میں اچھا ثابت نہیں ہوگا کیونکہ قدرت کو معلوم ہے کہ ان کا بغیر اولاد ہی کے رہنا مناسب ہے۔ لیکن اس کی اس بات پر گاڈ فرے ہمیشہ یہ کہا کرتا "لیکن تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ ایسا بچہ اچھا ثابت نہیں ہوگا؟ دیکھو اس پارچہ باف نے وہ بچی (ایپی) اسی طرح پالی ہے اور وہ کسی بھی دوسرے بچے کی طرح عمدگی سے بڑھ پل رہی ہے۔ سارے گاؤں میں اس جیسی کوئی پیاری بچی نہیں۔ اس کا کسی کے لئے وبال جان بن جانے کا کیا امکان ہے؟"۔ نینسی جواب دیتی "ہاں پیارے گاڈ فرے! ممکن ہے یہ بچی اس پارچہ باف کے لئے وبال ثابت نہ ہو لیکن وہ اس کو کہیں تلاش کرنے تو نہیں گیا تھا جیسا کہ ہم چاہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ پس تم مجھے وہ کام کرنے کو نہ کہو

جس کے متعلق میں یقین رکھتی ہوں کہ وہ غلط ہے۔ میں جانتی ہوں کہ یہ بات تمہارے لئے بہت دشوار ہے لیکن یہ مشیت ایزدی ہے"۔

وقت کے ساتھ ساتھ

اس وقت ایبی کی عمر کوئی بارہ برس کی تھی جب گاڈفرے نے اسے خود پالنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے دل میں یہ خیال کبھی نہیں گزرا کہ مارنر اپنی جان تو دے دے گا لیکن ایبی سے ہرگز جدا نہیں ہوگا۔ اس کا خیال تھا کہ مارنر اس بات کو غنیمت سمجھے گا کہ جس بچی کی خاطر اس نے اتنی مصیبت اٹھائی ہے اسے کہیں سے مال و دولت حاصل ہو جائے۔ اس کا یہ بھی خیال تھا کہ وہ بچی خود بھی اس کی ممنون ہوگی جس کی طرف سے اسے مال و آسودگی حاصل ہوگی۔ گاڈفرے نے یہ بھی سوچا کہ وہ مارنر کو اس کی بقیہ زندگی میں ہر قسم کا سہارا مہیا کرے گا۔

ان تمام خیالات کے باوجود گاڈفرے اپنی بیوی نینسی کے پر خلوص پیار سے بے خبر نہیں تھا۔ اس لئے اس نے نینسی کی ہٹ کے باوجود اس کے ساتھ کبھی بے انصافی نہیں برتی۔ نینسی کے ساتھ پندرہ برس کا طویل ازدواجی عرصہ گزارنے کے بعد اسے اس کی حق بات پر سختی سے قائم ہو جانے والی خصلت اور پھول پر جنم لینے والی شگفتہ شبنم کی طرح بے داغ صدق پر ذرہ برابر شک نہیں تھا۔ اس لئے گاڈفرے اس سلسلہ میں اتنا محتاط تھا کہ اس موضوع پر ان کے درمیان بات ہوئے پورے چار سال گزر گئے اور نینسی کو یقین سا ہو گیا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔

ایک دن نینسی کے دل میں اچانک خیال آیا "مجھے معلوم نہیں جوں جوں گاڈفرے عمر میں بڑھتا جاتا ہے آیا وہ اس محرومی کو زیادہ محسوس کرنے لگا ہے۔ مجھے تو یہی ڈر ہے کہ اس کے دل میں محرومی کا احساس روز بروز بڑھ رہا ہے کیونکہ عمر رسیدہ لوگ بچوں کی کمی کو زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ اگر میری موت واقع ہو گئی تو گاڈفرے اپنے آپ کو بالکل تنہا و اداس محسوس کرنے لگے گا۔ اس سلسلہ میں مجھے ضرور کچھ کرنا چاہیئے"۔ آخر وہ اپنے خیالوں سے بیدار ہوئی اور اس نے اپنی خادمہ سے دریافت کیا "کیا تمہارے صاحب گھر پر آگئے ہیں؟"۔ "نہیں بیگم صاحبہ وہ تو ابھی نہیں آئے"۔ پھر تھوڑے سے وقفے کے بعد خادمہ بولی "بیگم صاحبہ مجھے معلوم نہیں آپ نے یہ منظر دیکھا ہے کہ نہیں لیکن بہت سے لوگ ایک ہی سمت میں چلے جا رہے ہیں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کوئی تشویشناک واقعہ نہ پیش آیا ہو"۔ نینسی نے جواب دیا "نہیں نہیں، میرے خیال میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہوگی"۔ لیکن اس کے ساتھ ہی نینسی گھر کے سامنے والے حصہ کی کھڑکی کی طرف گئی اور سڑک کی جانب دیکھنے لگی۔ اسے وہاں کچھ نظر نہ آیا لیکن وہ وہیں کھڑی رہی۔ اس کے دل میں رہ رہ کر یہ خیال آتا کہ کاش گاڈفرے جلد واپس گھر لوٹ آئے۔

مکافات عمل کا نتیجہ

یکدم دروازہ کھلا اور نینسی نے دیکھا کہ اس کا خاوند گھر آگیا ہے۔ نینسی کی آنکھوں میں خوشی کی چمک آگئی کیونکہ اس کا ہول جاتا رہا تھا۔ اس نے گاڈفرے کی طرف لپکتے ہوئے کہا "او پیارے! بڑا شکر ہے کہ تم آگئے ہو"۔ لیکن وہ یکلخت وہیں رک گئی کیونکہ گاڈفرے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اپنا ہیٹ نیچے رکھ رہا تھا۔ پھر وہ زرد چہرے کے ساتھ نینسی کی طرف مڑا اور دھڑام سے کرسی پر گر گیا۔ وہ سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا "نینسی یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں جس قدر جلد ہو سکا تمہارے پاس پہنچ گیا ہوں۔ مجھے زبردست صدمہ پہنچا ہے لیکن جو صدمہ اب تمہیں پہنچے گا مجھے اس کی بے حد فکر ہے"۔ نینسی نے لرزتے ہوئے ہونٹوں سے پوچھا "یہ کس کے متعلق ہے؟" "ڈنسٹن کے متعلق۔ میرا بھائی ڈنسٹن جسے ہم نے سولہ برس سے نہیں دیکھا۔ ہم نے اسے ڈھونڈ لیا ہے میرا مطلب ہے اس کا جسم۔ اس کا ڈھانچہ مل گیا ہے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

آپ کی صحت اور خوراک

ہمارے ہاں بے تحاشا کھانے یا مہنگے کھانے کا بھی ایک فیشن ہے۔ لوگ بے سوچے سمجھے اپنے معدے اور منہ کو سارا دن مصروف رکھتے ہیں، مگر پھر بھی بیماری کی شکایت کرتے ہیں، دراصل ہر اچھی یا مہنگی غذا متوازن غذا نہیں ہوتی۔ غذا کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں، جن کے تحت انہیں مناسب یا نا مناسب کہا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم کچھ ایسی غذاؤں کا ذکر کر رہے ہیں جو آپ کو صحت مند رکھنے میں مدد کر سکتی ہیں۔ اگر ان کا صحیح طرح استعمال کیا جائے۔

کیلے:

فائدہ: پوٹاشیم

اس میں حرارے (کیلوریز) اور روغنیات بہت کم ہوتے ہیں۔ اس میں معدنیات کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے اس لئے آپ اسے بے کھٹکے استعمال کر سکتے ہیں۔ پوٹاشیم اس کا جزو خاص ہے جو ہمارے جسم کی تعمیر و ترقی کے لئے بہت اہم ہے۔ یہ ہمارے عضلات کو متوازن رکھنے کے ساتھ جسم بھی مضبوط کرتا ہے۔ جسم میں اس کی کمی سے کمزوری، انسومانیا اور غیر مسلسل دھڑکن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پوٹاشیم کی مناسب مقدار کے لئے آپ روزانہ ایک کیلا کھائیں۔

پھول گوبھی:

فائدہ: وٹامن اے اور سی

ہلکی سی ابلی ہوئی گوبھی میں صرف ۴۰ حرارے ہوتے ہیں، مگر اس کی تھوڑی سی مقدار روزانہ استعمال کرنے سے وٹامن اے کی ۷۵ تا ۱۰۰ فی صد ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں۔ یہ وٹامن نہ صرف نگاہ کے لئے مفید ہے بلکہ ہمارے جسم کے امنیاتی نظام (امیون سسٹم) کو بھی بہتر بناتا ہے اور ہڈیوں اور دانتوں کو بہتر حالت میں رکھتا ہے۔ وٹامن سی بھی اس میں شامل ہوتا ہے، جو سرطان سے بچاؤ میں مدد کرتا ہے۔ گوبھی کے پھول کے علاوہ اس کا ڈنٹھل بھی بہت کار آمد ہے۔ اسے آپ سلاد میں روزانہ استعمال کر سکتے ہیں۔

کلچے اور نان: فائدہ: ریشہ

کلچوں اور نان میں سیلولوز موجود ہوتا ہے۔ یہ قدرتی ریشہ آنتوں کے سرطان سے بچاؤ میں بہت مفید ہے اس کے علاوہ یہ آنتوں کی دیگر بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ یہ غذا حراروں سے بھر پور اور ریشے سے پر ہوتی ہے۔ یہ سیرم کولیسٹرول کی زائد مقدار کم کرتی ہے جس کے نتیجے میں خون کی نالیاں کھل جاتی ہیں اور دوران خون بہتر ہوتا ہے۔

مرغی:

فائدہ: پروٹین

منہ میں پانی مت بھر لائیے۔ پروٹین زیادہ تر امائنو ایسڈز پر مشتمل ہوتے ہیں اور مجموعی صحت میں ان کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ امنیاتی نظام بہتر بناتے ہیں، ہمارے جسمانی غدود سے مختلف مادوں کا اخراج متوازن کرتے ہیں۔ عضلات کو مناسب بناتے اور جلد کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ مرغی میں زیادہ پروٹین پائے جاتے ہیں۔ یہ زود ہضم ہوتی ہے، زیادہ پروٹین اور کم لحمیات (فیٹس) کی حامل ہوتی ہے۔ مرغی دوسرے معدنیات جیسے سلفر، سیلنیم اور فاسفورس کے لئے بھی ایک اچھا منبع ہے۔

مچھلی:

فائدہ: غیر سیر شدہ لحمیات

موجودہ تحقیقات کے مطابق مچھلی میں غیر سیر شدہ لحمیات کی خاصی مقدار ہوتی ہے جو خون میں موجود کولیسٹرول کی سطح کم کر کے صحت عامہ کے سلسلے میں مفید کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں سیر شدہ لحمیات مرغی کے مقابلے میں بہت کم ہوتے ہیں۔ پروٹین کے لئے بھی یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔

دودھ

فائدہ: کیلشیم اور فاسفورس

یہ دو بنیادی معدنیات، جو انسانی جسم کے لئے بہت اہم ہیں، دودھ میں بیک وقت پائے جاتے ہیں۔ کیلشیم مضبوط ہڈیوں اور عضلات کے مسلسل عمل کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ جب کہ فاسفورس جسم کے سارے تعمیری کاموں کے لئے لازمی جزو ہے۔ ان میں خاص طور پر عضلات کا عمل، دل کی دھڑکن اور خلیوں میں توانائی کی منتقلی بہت اہم ہیں۔ آخر کم لحمیات والا دودھ

ہی کیوں؟ اس لئے کہ یہ دودھ لحمیات کی بالکل مناسب مقدار لئے ہوتا ہے، جو غذا کو جذب کرنے کے کام آجاتا ہے۔ یہ خاص طور پر وٹامن اے اور ڈی کے انجذاب میں بہت کارآمد ہوتا ہے، جو دودھ میں شامل ہوتے ہیں۔

نارنگی

فائدہ: وٹامن سی

نارنگی پورے سال استعمال ہونے والے پھلوں میں سب سے زیادہ وٹامن سی کی حامل ہے۔ اس میں اضافی طور پر کیلشیم اور پوٹاشیم موجود ہوتے ہیں اور یہ وٹامن اے کے لئے بھی بہترین ہے۔ اگر آپ اس کے تمام غذائی اجزاء سے، بشمول ریشے کے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کا رس پینے کے بجائے یہ پھل زیادہ کھائیں۔ یہ شوگر کے مریضوں کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔

پستہ

فائدہ: کاربوہائیڈریٹس

اگر کسی ایسی غذا کی ضرورت ہو جو کاربوہائیڈریٹس سے لبالب ہو تو پھر آپ یقیناً پستہ کا نام ہی لیں گے۔ یہ جسم کو توانائی کے بنیادی فراہم کنندہ ہیں۔ عضلات کے عمل سے کھانا ہضم ہونے تک یہ تمام عرصے کے لئے مثالی کردار ادا کرتے ہیں۔ پستہ میں شامل پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس ہضم ہونے میں خاصا وقت لیتے ہیں اور خون میں شکر کی سطح متوازن کرتے ہیں۔ یہ زائد اسٹیمنا کے لئے مسلسل توانائی پیدا کرتے رہتے ہیں۔

آلو

فائدہ: کاربوہائیڈریٹس

یہ دنیا میں سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ درمیانی سائز کے آلو میں ۱۱۰ حرارے ہوتے ہیں۔ یہ کم لحمیات پر مشتمل ایک صحت بخش اور مقبول ترین سبزی ہے۔

اپنے پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس سمیت، آلو میں میگنیشیم، لوہا، فاسفورس، پوٹاشیم اور دیگر مفید معدنیات بھی موجود ہوتے ہیں۔ چھلکے سمیت آلو کھانے سے ان کی غذائیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

سویابین

فائدہ: پروٹین سے بھرپور غذا

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ سویابین پروٹین سے بھرپور غذا ہے۔ اس کا شمار دنیا کی قدیم ترین غذاؤں میں ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے انسانی ہاتھوں سے سب سے پہلے کاشت ہونے والی غذا سویابین ہے۔ مورخین کا خیال ہے کہ سویابین کو بطور غذا سب سے پہلے چینیوں نے چار ہزار سال قبل مسیح میں استعمال کیا تھا جب کہ یورپ میں یہ ۱۷۰۰ء میں متعارف کرائی گئی۔ سویابین کی قوت بخش غذائیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جنگ عظیم میں اسے بطور حیاتی غذا استعمال کیا گیا۔ جدید تحقیقات کے پیش نظر اس کی ضرورت، افادیت، مقبولیت اور اہمیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سویابین جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ بڑھتی ہوئی عمر کے بچوں کے لئے یہ خاص طور پر بہت فائدہ مند اور قوی ہے۔

سویابین، ذیابیطس، امراض قلب، جلد کی بیماریوں کے لئے مجرب نسخہ ہے۔ ذہنی استعداد بڑھانے کے لئے بھی یہ مفید غذا ہے۔ پروٹین انسان کے لئے کتنی ضروری ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس میں وٹامنز، معدنیات، کاربوہائیڈریٹ، اور چکنائی کتنی ہی وافر مقدار میں کیوں نہ ہوں لیکن اگر پروٹین کی کمی ہو جائے تو انسانی صحت کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ غذا میں پروٹین اگر باقاعدگی سے شامل ہو تو پٹھوں، جلد، ناخن اور بالوں کی پرورش بہت عمدہ ہوتی ہے۔ کیمیائی تجزیہ کے مطابق سویابین میں بہترین قسم کی پروٹین ہوتی ہے اور اس میں امائنو ایسڈ کی بھی کچھ مقدار شامل ہوتی ہے جو فعل معدہ کو منظم رکھتا ہے۔ معدہ میں اس کی موجودگی سے غذا کے تمام اجزاء جلد اپنا عمل مکمل کر کے حل ہو جاتے ہیں اور فاسد خارج ہو جاتے ہیں۔

خالص سویابین میں پروٹین کی مقدار ۴۰.۳ فی صد، روغنیات ۲۳.۵، اور کاربوہائیڈریٹ ۱۲ فی صد ہوتی ہے۔ اس میں نشاستہ بہت کم ہوتا ہے اس وجہ سے ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ کیلشیم، فاسفورس اور فولاد کی بھی وافر مقدار موجود ہے جب کہ وٹامنز اے، بی اور سی کی کچھ مقدار بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔ سویابین کا اگر دوسری غذاؤں

سے موازنہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اس میں دوسری غذاؤں کے مقابلے میں غذائی اجزاء اور پروٹین کا تناسب کہیں زیادہ ہے۔ اس کا اگر متواتر استعمال کیا جائے تو نہ صرف انسان صحت مند رہتا ہے بلکہ کئی بیماریوں سے محفوظ بھی رہتا ہے۔

سویابین کا بیج بہت کارآمد ہوتا ہے۔ اس کے بیج میں ۲۰ فی صد چکنائی یعنی تیل اور ۳۷ فی صد پروٹین ہوتی ہے۔ بیج سے نکالا جانے والا تیل کھانا پکانے کے گھی اور مختلف صنعتی منصوبوں میں استعمال ہوتا ہے۔ سویابین کے بیج میں معدنیات مثلاً کیلشیم فاسفورس، میگنیشیم اور زنک شامل ہوتا ہے۔

۱۹۴۰ء کے آغاز میں سویابین کا تیل کسی خاص مصرف کا نہ تھا لیکن تحقیقات کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ سویابین کا تیل خوردنی تیل کی قلت کا مسئلہ کافی حد تک حل کر سکتا ہے۔ سویابین کے تیل میں کچھ ایسے مفید تیزابی عنصر پائے جاتے ہیں جو خون سے کولسٹرول گھٹاتے ہیں جس کی وجہ سے امراض قلب اور خون کے امکانات کافی حد تک کم ہوجاتے ہیں۔ جیسے جیسے لوگ سویابین کی افادیت سے آگاہ ہو رہے ہیں اس کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ ایشیا، امریکہ، یورپ اور دنیا کے کئی ممالک سویابین کی افادیت کے پیش نظر اس کی جانب راغب ہو رہے ہیں۔

سویابین خشک اور تازہ دونوں طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔ سویابین کا آٹا گندم کے آٹے سے کئی گنا زیادہ غذائیت لئے ہوتا ہے۔ گندم کے آٹے کے مقابلے میں اس میں پندرہ گنا کیلشیم، سات گنا فاسفورس، اور دس گنا زیادہ فولاد ہوتا ہے جب کہ پروٹین کا تناسب بھی اس میں کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ نشاستہ اس میں قطعاً نہیں ہوتا لہذا ذیابیطس اور امراض قلب کے مریضوں کے لئے خاص طور پر بہت مفید ہے۔

سویابین کا مختلف غذاؤں سے موازنہ

FOODS	PROTIENS	FATS	CARBOHYDRATES
سویابین	40.3	23.5	12.0
بکری کا گوشت	18.8	11.8	-
گائے کا گوشت	21.3	32.1	-
مرغ	26.2	10.3	-
جھینگا	21.2	1.8	-
مچھلی	19.1	13.0	-
دودھ	3.3	3.7	4.8
گندم کا آٹا	8.9	2.2	73.4
چاول	6.2	1.0	86.8
مونگ پھلی	28.1	49.0	8.6
بادام	20.5	53.5	4.3

تباہ کن جانور

مرغی خانے میں دو چوہے داخل ہوئے۔ دونوں نے اس جگہ کا رخ کیا جہاں پر تمام مرغیاں اپنے انڈوں سمیت آرام کر رہی تھیں۔ ان میں ایک نے مرغیوں کو ڈرا کر وہاں سے بھگایا اور دوسرا انڈوں پر حملہ آور ہوا۔ پھر وہ دونوں یہ انڈے لڑھکاتے ہوئے مرغی خانے کے عقب میں واقع اپنی بل تک لے آئے اور مزے سے انڈوں کی دعوت اڑائی۔

دیکھنے میں چھوٹا سا نظر آنے کے باوجود انسان کے بعد شائد چوہا اس دنیا کا سب سے زیادہ چالاک اور تباہ کن جانور ہے۔ خیال ہے کہ اس کا ارتقاء سیل اور پانی کی بلی جیسے جانوروں کے ساتھ ہوا۔ آج یہ ننھا سا جانور سرد ترین سے لے کر گرم ترین خطوں میں پھیلا ہوا ہے۔ شائد ہی کوئی ایسا شہر، گاؤں، یا قصبہ ہو، جو اس کی پہنچ سے بچا ہو۔

چوہے کے ساتھ ہی طاعون کا نام بھی ذہن میں آتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کو پھیلانے والا بھی چوہا ہے۔ اس بیماری کے سبب تاریخ میں اس قدر لوگ ہلاک ہو چکے ہیں جتنے خطرناک سے خطرناک جنگ میں بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ یہ مضمون اگر کسی چوہے کی نظر سے گزرے گا تو میرا خیال ہے کہ وہ اسے کترنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

چوہوں کی ۱۵۵۰ اقسام ہیں، جن میں سے بہت کم شہروں میں ملتی ہیں۔ ان کی اکثریت کھیتوں، کھلیانوں، جنگلوں اور غیر آباد مقامات پر ملتی ہے۔ کئی صدیاں پہلے کچھ جانوروں نے انسان کے قریب رہنا اور اس سے سیکھنا شروع کیا۔ ان میں چوہوں کی بھی کچھ اقسام شامل تھیں۔ یہ انسان کے بہت نزدیک آگئیں، جہاں وہ جاتا، یہ بھی وہاں پہنچ جاتیں، جو یہ کھاتا یہ بھی وہی کھاتیں، جیسے انسان رہتا، یہ بھی اسی طرز کو اختیار کرنے کی کوشش کرتیں۔ یوں چوہوں نے اپنی چالاکی سے فائدہ اٹھایا اور کسی گائے یا گھوڑے سے زیادہ آرام دہ انداز میں زندگی گزارنے لگے۔

قرون وسطی (مڈل ایجز) میں یورپ میں "چوہے" "چوہے" کی صدائیں گونج اٹھیں۔ سیاہ چوہے یا "چھت کے چوہے" نے یورپیوں کے ناک میں دم کر کے رکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور نام مشہور ہوا جسے بھورا چوہا کہتے ہیں۔ یہ مشرق میں پیدا ہوا اور ایک داستان کے مطابق یہ سمندر عبور کر کے ۱۷۲۷ء میں مشرق سے مغرب (یعنی انگلینڈ) جا پہنچا۔ بالکل اسی طرح جیسے یورپی اقوام سمندر عبور کر کے اس صدی میں ہندوستان آئی تھیں۔ یہ رفتہ رفتہ سارے یورپ میں پھیل گئے اور انہیں وہاں کے لوگ "ناروے کے چوہے" کہنے لگے۔ سیاہ اور بھورے چوہے سمندری جہازوں کے ذریعے امریکہ بھی جا پہنچے، اور شائد گندم کے ذخیروں میں چھپ کر، بلا ٹکٹ سفر کرنے والی، انسان کے بعد یہ دوسری مخلوق تھی۔ یورپی جہاز رانوں کے ساتھ ۱۷۷۵ء میں یہ چوہے امریکہ جا پہنچے۔ بھورے چوہے ذرا بھاری جسم اور چھوٹی دم والے ہوتے ہیں۔ ان کے کان بھی نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں۔ بالغ اور نر بھورے چوہے کا وزن ایک پاؤنڈ اور لمبائی نو انچ تک ہو سکتی ہے (بغیر دم کے)۔ سیاہ چوہوں کے کان بڑے اور دم لمبی ہوتی ہے ان کا زیادہ سے زیادہ وزن دو تہائی پونڈ ممکن ہے۔

سیاہ چوہا، بھورے چوہے سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ آپ کے گھر میں داخل ہونے کے لئے پتلے سے تار پر بھی چل سکتا ہے۔ یہ بہت سخت جان ہوتا ہے۔ اور کئی منزلہ بلڈنگ میں بھی انتہائی بلندی تک چلا جاتا ہے۔ اپنے نرم جسم سے فائدہ اٹھا کر یہ آدھے انچ کے سوراخ میں سے بھی نکل سکتا ہے۔ یہ آسانی سے سطح آب پر رہ کر آدھے میل کا فاصلہ بھی طے کر سکتا ہے۔

تجربہ گاہ میں ہونے والی تحقیقات سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ چوہا ایک معاشرتی جانور ہے اور یہ بھی کالونیاں بنا کر رہتا ہے۔ اگر ایک نسل سے تعلق رکھنے والے چوہوں کی بستی میں کوئی اجنبی چوہا گھس آئے تو اسے ہر طرف سے حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بستی کے چوہے اسے مارتے ہیں، پیٹتے اور کاٹتے ہیں اور زخمی کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔

چوہوں کی زندگی بھی مختلف ہوتی ہے۔ پنجروں میں رہنے والے چوہے تین سال سے بھی کچھ زائد عرصے تک زندہ رہتے

ہیں۔ جنگل میں بسنے والے چوہے نو ماہ سے لے کر دو سال تک کی عمر پاتے ہیں۔ یہ کسی بھی موسم میں افزائش نسل کر سکتے ہیں۔ ایک چوہیا عام طور پر ایک وقت میں پانچ سے دس تک بچے دیتی ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ معلوم تعداد ایک وقت میں ۱۷ بچے ہے۔ بہترین حالات میں ایک جوڑی چوہے تین سال میں ساڑھے تین کروڑ تک بچے دے سکتے ہیں! چوہے مار دواؤں کے سبب ان کی یہ صلاحیت انتہائی کم ہو کر رہ جاتی ہے اور اگر قدرت کی بھی کچھ مہربانی شامل حال نہ ہو تو اس وقت دنیا پر چوہوں کا راج ہو۔ ہر سال ۹۵ فی صد چوہے مار دئے جاتے ہیں۔ ایک سال بعد چوہے اپنی جگہ تبدیل کر کے کسی دوسری جگہ، یعنی دوسرے گھر یا قصبے وغیرہ چلے جاتے ہیں۔

یہ فصلوں کے بھی دشمن ہیں۔ یہ فصل کے کسی بھی کیڑے سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔ ہندوستان کے علاقے میسور میں یہ ہر بار ۲۵ فی صد فصل اور گوداموں میں رکھا ہوا ۳۰ فی صد تک اناج چٹ کر جاتے ہیں اور یوں کسانوں کے لئے درد سر بنے ہوئے ہیں۔

قدرت نے چوہوں کو ایک اور ہتھیار دیا ہے۔ یہ بڑی آسانی سے زہر کی شناخت کر لیتے ہیں اور مشکل ہی سے زہریلی دواؤں کا شکار ہوتے ہیں۔ اب تک بہت کم دوائیں ایسی ہیں، جنہیں چوہوں نے کھایا ہو اور آرام سے مر گئے ہوں۔ وہ کسی غذا کی خوشبو سے پہلے یہ اندازہ کرتے ہیں۔ اگر واقعی کسی غذا میں زہر ملا ہوا ہے، تو فوراً ان کے پیٹ میں کھد بد ہونا شروع ہو جاتی ہے اور فوری طور پر وہ غذا چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ، چوہے ہمارے کام بھی آرہے ہیں۔ سفید کھال اور سرخ آنکھوں والے چوہے اس کی بہترین مثال ہیں۔ ان چوہوں کو تجربہ گاہ میں مختلف تجربات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور ان کی مدد سے کئی بیماریوں اور دواؤں پر تحقیق جاری ہے۔ (بشکریہ سائنس ڈائجسٹ جولائی ۱۹۹۰ء)

غزل

کبھی اے کاش اب اس رات کی جلدی سحر آئے

کسی گلشن میں بیٹھا اِک پرندہ خشک ٹہنی پر
دعا مانگے گھٹائے رحمتِ باری ادھر آئے

اُڑے وہ بے قراری میں یہ گائے گیت رو رو کر
مجھے یُوسُف نظر آئے مجھے یوسف نظر آئے

بہاروں کا سماں ہو پھول ہوں پھر ڈالی ڈالی پر
وہ بلبل خوش نوا اک بار پھر میرے نگر آئے

شبِ ہجر و فراقِ یار میں اب دم نکلتا ہے
کبھی اے کاش اب اس رات کی جلدی سحر آئے

جنہیں توفیق ہے پرواز کی اڑ کر وہاں پہنچے
مجھے اس بار بھی پرواز کرنے کو نہ پَر آئے

میں یوں آزاد ہوں لیکن قفس کا بند پنچھی ہوں
مجھے اپنے ہی گھر میں بیٹھے اپنا یاد گھر آئے

خدایا خیر ہو اب پھر کوئی صیّاد نکلا ہے
لو خود صیّاد اپنے دام میں آیا خبَر آئے

تصور میں بھی جسکو پا کے میں تسکین پاتا ہوں
وہ چند لمحے تو رک جایا کرے خوابوں میں گر آئے

گذر جاؤں جہاں سے بھی تو میری آرزو ہوگی
کبھی محبوب میرا شہر میرے لوٹ کر آئے

ظفر اپنی دعاؤں میں مچادو شورِ محشر اک
فلک پہ جو دعا جائے وہ لے کے اک اثر آئے

(مبارک احمد ظفر)

بجھنے لگا چراغ تو.......

قائداعظم محمد علی جناح کے آخری ایام

ستمبر ۱۹۴۸ء کے دن تھے.... موسم گرما اپنا پورا جوبن دکھا کر الوداع ہو رہا تھا۔

قائداعظم نے نہایت کمزور اور دھیمی آواز میں فرمایا:۔
"کشمیر کمیشن کی آج میرے ساتھ اپائنٹمنٹ تھی۔ وہ کیوں نہیں آئے؟۔ وہ کہاں ہیں؟"

یہ وہ دن تھے جب قائداعظم سارے دن میں چائے کی چند پیالیوں اور سادہ پانی کے علاوہ جو انہیں دوائیاں نگلنے کیلئے دیا جاتا تھا اور کچھ نہ کھاتے۔ انکا درجہ حرارت اکثر ۱۰۰ فارن ھائیٹ نبض تیز اور دل کی دھڑکن میں تسلسل نہ ہوتا۔ منی سوٹا (MINNESOTA) کے ڈاکٹر ہن شا (HINSHAW) اور کراچی کے ڈاکٹر ایم۔اے مستری کو قائداعظم کے معالج خصوصی کرنل الہی بخش نے فوراً مشورے کیلئے کوئٹہ میں زیارت کے مقام پر طلب کیا جنہوں نے معائنے کے بعد بیماری کی تشخیص کی اور آپ کو دی جانیوالی دوائیوں کی بھی توثیق کر دی۔ امریکن ڈاکٹر اس سے زیادہ اور کر بھی کچھ نہ سکتے تھے۔ اس شدید قسم کی تپ دق نے جواب پھیل کر کینسر کی شکل اختیار کر چکا تھا مریض کے دونوں پھیپھڑے ختم کر ڈالے تھے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ مریض کو جتنی جلدی ہو سکے کراچی منتقل کر دیا جائے۔

۱۱ستمبر ۱۹۴۸ء کو دو بجے دوپہر کو گورنر جنرل کا وائیکنگ (VIKING) اور دو عدد ڈے کوٹا (DAYKOTA) طیارے کوئٹہ ائرپورٹ پر قائداعظم اور ان کے ساتھیوں کو کراچی لے جانے کیلئے تیار کھڑے تھے۔ جب وائیکنگ کے کیبن میں قائداعظم کا سٹریچر لے جایا گیا تو فاطمہ جناح لکھتی ہیں۔

"جب پائلٹ اور عملہ کے دوسرے ارکان نے قائداعظم کو سلوٹ کیا تو اس کا جواب قائداعظم نے اپنا ہاتھ آہستہ سے اٹھا کر دیا..... پہلے کیبن میں ایک بستر کا انتظام تھا جس پر قائد کو لٹا دیا گیا جبکہ میں پاس جا بیٹھی ...میرے ساتھ ڈاکٹر مستری بھی تھے..... آکسیجن سلنڈر اور گیس ماسک تیار تھے... دو گھنٹے کے بعد ۴:۵۴ پر ہم مری پور (MAURIPUR) کے ائر فورس بیس پر تھے، یہاں جب قائداعظم ایک سال پہلے آئے تھے تو اس وقت ان کا چہرہ امید اور یقین سے تمتما رہا تھا۔ انہیں یقین تھا کہ وہ جلد ہی پاکستان کو ایک عظیم مملکت میں بدل دیں گے اور ہزاروں قائداعظم کو خوش آمدید کہنے کیلئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ مگر آج ہماری ھدایت کے مطابق ائرپورٹ پر کوئی نہ تھا۔"

قائداعظم کے ملٹری سیکٹری کرنل نولز (KNOWLES) نے جو وہاں پہلے سے موجود تھے فوجی ایمبولنس کا انتظام کر رکھا تھا۔ فاطمہ جناح اور کراچی کی نرس ڈن ہیم (DUNHAM) قائداعظم کے سٹریچر کے ساتھ ایمبولنس میں بیٹھ گئیں۔ جبکہ ڈاکٹر صاحبان اور گورنر جنرل کی کار میں ایمبولنس کے پیچھے تھے۔ ابھی ہم چار یا پانچ کلو میٹر گئے تھے کہ کار نے ہچکی لی اور رک گی۔ فاطمہ جناح لکھتی ہیں۔

"پانچ منٹ بعد مجھے بتایا گیا کہ پیٹرول ختم ہو گیا ہے جبکہ ڈرائیور انجن کے ساتھ مصروف عمل تھا..... ہوا کا نام ونشان نہ تھا۔ شدید گرمی تھی۔ ہماری پریشانی میں اور اضافہ اس وقت ہوا جب بہت سی مکھیاں قائداعظم کے چہرے کے ارگرد منڈلانے لگیں..... ان میں اتنی سکت نہ تھی کہ اپنا ہاتھ بھی ہلا سکتے..... میں اور نرس (DUNHAM) باری باری قائداعظم پر پنکھا جھلتیں اس انتظار میں کہ نئی ایمبولنس کب آتی ہے ہر لمحہ ہماری پریشانی اور تکلیف میں اضافہ کرتا تھا۔ سٹریچر کے سائز کی وجہ سے اس کو پچھلی کار پر بھی نہ رکھا جا سکتا تھا۔" کرنل الہی بخش لکھتے ہیں۔ "اس پریشانی میں کہ اب کیا ہو گا۔ میں اترا تو معلوم ہوا کہ انجن کی خرابی کی وجہ سے ایمبولنس آگے چلنے کے قابل نہیں۔ ڈرائیور کہتا تھا کہ وہ جلد ہی خرابی کو دور کر لے گا..... وہ تقریباً بیس منٹ تک شدید پریشانی میں اپنی سی کوشش کرتا رہا۔ مگر ایمبولنس نہ چلی۔ مس جناح نے ملٹری سیکرٹری کو نئی ایمبولنس لانے کیلئے روانہ کیا۔ ڈاکٹر مستری بھی ان کے ہمراہ گئے....."

"میں نے ان کا (جناح) معائنہ کیا۔ اور یہ جان کر میرے رونگٹے کھڑے

ہو گئے کہ قائد اعظم کی نبض کی کمزوری اور بے ترتیبی میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا تھا۔۔ میں بھاگا گیا اور چائے سے بھرا فلاسک لا کر مس جناح کو دیا۔۔۔ آپ نے فوراً قائد اعظم کو ایک پیالی دی۔۔۔ یہ کتنا عظیم سانحہ ہوگا۔ اگر قائد اعظم نے فضائی سفر خیریت سے طے کرنے کے بعد یہاں جان دے دی۔۔۔ ایک سڑک کے کنارے۔" یہ ایک بڑی سڑک تھی جو جنوب کی جانب سے کراچی میں داخل ہوتی تھی فاطمہ جناح لکھتی ہیں "تھوڑی دور مہاجرین کے جھونپڑے تھے یہ لوگ اپنے کاموں میں مگن تھے۔۔ انہیں کیا معلوم کہ ان کا قائد جس نے انہیں ان کی آزاد مملکت دلوائی تھی ان کے درمیان بے یار و مددگار زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا۔۔۔ کاریں بسیں اور ٹرک ہمارے پاس سے گزرتے جبکہ ہم ایک خراب ایمبولنس کے پاس کھڑے تھے جو ایک انچ بھی چلنے کو تیار نہ تھی۔" ہم وہاں تقریباً ایک گھنٹہ تک ٹھہرے۔ یہ ساعت میری زندگی کی تکلیف دہ اور طویل ترین ساعت تھی۔ جتنا وقت ہمیں کوئٹہ سے کراچی آنے میں لگا تھا اس سے آدھا ہوائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس جانے میں لگا۔ ۶:۲۰ پر یہ قافلہ گورنمنٹ ہاؤس پہنچا۔"

فاطمہ جناح لکھتی ہیں۔ "قائد اعظم تقریباً دو گھنٹے سوئے۔۔۔ پھر آپ نے آنکھیں کھولیں اور نہایت آہستہ آواز میں کہا۔ فاطی۔۔۔ آپکا سر داہنے جانب ڈھلک گیا۔۔۔ آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔ میں ڈاکٹر ڈاکٹر چلاتی ہوئی نیچے دوڑی۔۔۔ میرا بھائی مر رہا ہے۔۔۔ ڈاکٹر کہاں ہیں؟۔ چند لمحوں میں ڈاکٹر وہاں تھے۔ معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے آپکو انجکشن دیا۔۔۔ میں وہاں ہی کھڑی تھی چپ چاپ، بے حس و حرکت۔۔۔۔۔ میں نے ڈاکٹروں کو آپکا جسم کپڑے سے ڈھانپتے ہوئے دیکھا۔ پاؤں سے سر تک۔۔۔ اور پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا۔"

قائد اعظم محمد علی جناح دوپہر دس بجکر بیس منٹ پر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ وفات کے وقت آپکا وزن صرف ۷۰ پونڈ تھا۔ اگلے دن آپکو ایک سادہ سے کفن میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہاں اب سنگ مرمر کی ایک خوبصورت عمارت ایستادہ ہے جس میں ایک عظیم تاریخی شخصیت کا جسد خاکی ابدی نیند سو رہا ہے۔ فاطمہ جناح جنہیں اپنے بھائی کی جائداد کا اکثر حصہ ملا اپنی وفات تک پاکستان میں ہی رہیں۔

جناح کی بیٹی دینا کبھی بھی پاکستان میں اپنے والد سے ان کی زندگی میں نہ ملیں۔ وہ صرف ان کی وفات پر کراچی آئیں۔ جب دینا نے نیوائل وادیا (NEVILLE WADIA) سے جو کہ پیدائشی پارسی تھے لیکن بعد میں عیسائی ہو چکے تھے شادی کا فیصلہ کیا تو جناح نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ جسٹس چھاگلا لکھتے ہیں۔ "جناح نے جب اپنے خاص تحکمانہ لہجے میں اپنی اکلوتی بیٹی دینا سے کہا تھا کہ انڈیا میں لاکھوں مسلمان لڑکے رہتے ہیں وہ ان میں جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے، تو ان کی نوجوان بیٹی نے جواب دیا، انڈیا میں لاکھوں مسلمان لڑکیاں تھیں آپ نے کیوں ان میں سے کسی سے شادی نہ کی۔"

(مترجم: دینا کی یہ دلیل درست نہ تھی کیونکہ قائد اعظم نے دینا کی والدہ رتی بائی سے جو کہ پیدائشی پارسی تھی ان کے اسلام لانے کے بعد شادی کی تھی)

جناح نے کبھی بھی اپنی لڑکی سے شادی کے بعد بات نہ کی۔ ان میں خط و کتابت ہوتی رہی لیکن قائد ہمیشہ اپنی بیٹی کو مسز وادیا لکھا کرتے۔ اپنے دوستوں سے اپنی بیٹی کا کبھی ذکر نہ کرتے۔ دینا اور نیوائل وادیا نے شادی کے بعد بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ انکے ہاں دو بچے پیدا ہوئے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جس کے بعد ان میں علیحدگی ہو گئی۔ وادیا نے بعد میں اپنی جائداد اور کاروبار اپنے بیٹے نسلی (NUSLI) کے سپرد کر دی جو آجکل وادیا انڈسٹریز لمیٹڈ کے بورڈ کے چیئرمین ہیں۔ نسلی کے دو لڑکے ہیں یعنی قائد کے پڑنواسے جو آج کل بمبئی میں رہائش پذیر ہیں۔ دینا اور نیوائل وادیا کی بیٹی (MANLALTAN) امریکہ میں تنہائی کی زندگی گزار رہیں ہیں۔

نیوائل وادیا نے (NEVILLE WADIA) یعنی قائد اعظم کے داماد نے دینا سے علیحدگی کے بعد سوئٹزرلینڈ میں رہنا شروع کر دیا جبکہ دینا نیویارک کے شہر (MADISON AVENUE) کے علاقے کے ایک خوبصورت گھر میں ۱۹۸۲ء تک رہیں۔ ("جناح آف پاکستان" از (STANLEY WOLPERT)

تلخیص و ترجمہ: محمد مسعود خان

کھیل کے میدان سے

نیوزی لینڈ پاکستان میں

۲۹ ستمبر سے کیوی کرکٹ ٹیم پاکستان کا دورہ کر رہی ہے۔ اس دورے میں تین ٹیسٹ اور محدود اوروں کے دو میچ کھیلے گی۔ پہلا ٹیسٹ ۱۰ اکتوبر سے گوجرانوالہ، دوسرا ٹیسٹ ۲۸ اکتوبر فیصل آباد، تیسرا ٹیسٹ ۲۶ اکتوبر ملتان میں کھیلا جائے گا۔ جبکہ پہلا ایک روزہ میچ ۲ نومبر کو کوئٹہ میں اور دوسرا ۴ نومبر کو پشاور میں کھیلا جائے گا۔

کیوی ٹیم کے متعلق ایک اور خبر کہ کیوی ٹیم زیادہ تر نوجوان کھلاڑیوں پر مشتمل ہے۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان عمران خان نے کیوی ٹیم کو بی ٹیم قرار دیا ہے اور کھیلنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دورہ منسوخ کر دینا چاہیئے۔ جبکہ کیوی ٹیم کے کپتان مارٹن کرو نے کہا ہے کہ ہم پاکستانی ٹیم کے سخت حریف ثابت ہوں گے۔

کرکٹ کے بارے میں ایک اور خبر یہ ہے کہ ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم نومبر میں پاکستان کا دورہ کرے گی۔ اپنے اس دورے میں تین ٹیسٹ اور ایک روزہ میچ کھیلے گی۔

بھارت بمقابلہ انگلینڈ

بھارتی کرکٹ ٹیم نے دورہ انگلینڈ شاندار انداز میں شروع کیا محدود اورز پر مشتمل سیریز بھارت نے دو صفر سے جیت لی لیکن لارڈز کے تاریخی میدان میں کھیلے گئے پہلے کرکٹ ٹیسٹ کو انگلینڈ نے آسانی سے ۲۴۷ رنز سے جیت لیا۔ یہ میچ اپنے ریکارڈز کی بدولت مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ جس میں کپتان گراہم گوچ نے پہلی اننگز میں ۳۳۳ رنز اور دوسری اننگز میں ۱۲۳ رنز بنا کر ایک ٹیسٹ میچ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا ایک ریکارڈ قائم کیا۔ گوچ کے علاوہ ایلن لیمب کے ۱۳۹ اور سمتھ کے ۱۰۰ رنز قابل ذکر ہیں۔ دوسری جانب بھارتی کپتان محمد اظہر الدین کے شاندار ۱۲۱ اور روی شاستری کے ۱۰۰ رنز اور کپل دیو کے مسلسل چار بالوں پر چھکے لگانے کا عالمی ریکارڈ اس ٹیسٹ میچ کو ناقابل فراموش بنا گیا۔

دوسرا ٹیسٹ میچ بھی انگلینڈ آسانی سے جیت سکتا تھا لیکن سیاہ چن ٹنڈلکر ناقابل تسخیر دیوار بنا رہا۔ ٹنڈلکر نے پہلی اننگز میں ۵۰ اور دوسری میں اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری بنا کر مشتاق محمد کے دنیا کا دوسرا کم عمر کھلاڑی بن گیا۔

چند مختصر خبریں

گیارہویں ایشین کھیل اس ماہ ۲۲ ستمبر سے ۷ اکتوبر تک چین کے شہر بیجنگ میں ہو رہے ہیں۔ جس میں قریباً ۲۰۰ ممبران پر مشتمل پاکستانی دستہ شامل ہو گا۔

آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے ٹام موڈی نے گزشتہ دنوں کرکٹ کی تاریخ میں تیز ترین (فرسٹ کلاس) سنچری بنانے کا اعزاز حاصل کیا انہوں نے ۲۶ منٹ میں ۳۶ گیندیں کھیلتے ہوئے ۱۱ چوکوں اور ۷ چھکوں کی مدد سے سنچری مکمل کی۔

کرکٹ ورلڈ کپ کے کوالیفائی راؤنڈ میں زمبابوے نے ہالینڈ کو ہرا کر کوالیفائی کر لیا ہے۔

آسٹریلیا اوپن سکواش ٹورنامنٹ میں غیر متوقع طور پر جان شیر خان سیمی فائنل میں ہی ہار گئے اور یہ ٹورنامنٹ روڈنی مارٹن کے ہاتھ رہا۔

(مرتبہ وسیم احمد سروعہ)

اسیران راہ مولیٰ

اسیران راہ مولیٰ چک سکندر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ جو دوست ابھی تک جیل میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

اسیطرح اسیران راہ مولیٰ ساھیوال، و سکھر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مدیر خالد

اخبار مجالس

(مرتبہ: سید مبشر احمد ایاز)

سرگودھا

○ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام ۲۸ جون تا یکم جولائی سرگودھا سے رسول بیراج تک سائیکل سفر کیا گیا۔ کل ۳۰۴ کلو میٹر کا سفر طے کیا۔ اس میں ۳۸ جنوبی، ۹۹ شمالی، ۹۸ شمالی، سلانوالی، اور ۹ چک پنیار کے کل ۱۲ خدام نے حصہ لیا۔

○ ۲۷ جولائی ضلع سرگودھا کے دو حلقہ جات کا مشترکہ اجتماع چک ۷۹ شمالی میں ہوا۔ علمی مقابلہ جات کے علاوہ ایک صنعتی کلاس کا انعقاد بھی ہوا۔ نیز دعوت الی اللہ کا ریفریشر کورس بھی ہوا جس میں مرکزی نمائندہ نے شرکت کی۔ دونوں حلقہ جات کی کل ۷ مجالس میں سے ۶ مجالس کے ۷۵ خدام و اطفال نے شرکت کی۔

○ سرگودھا شہر میں مجلس کے چھ حلقہ جات میں دعوت الی اللہ کے پروگرام ہوئے۔ ان پروگراموں میں ۷۸ خدام نے شرکت کی۔

○ یکم جون دارالذکر سول لائن سرگودھا میں مہتمم صاحب تربیت کی زیر صدارت مجلس عاملہ ضلع سرگودھا کا ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۳۱ ناظمین و قائدین مجالس نے شرکت کی۔

○ فروری ۹۰ء میں ضلع کی ۵۰ مجالس میں تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ ۲۴۳ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ۱۳ مجالس میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ۲ مثالی وقار عمل ہوئے۔ ۵۴ مجالس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔

گوجر خان

○ ۲۱، ۲۲ جون کو اجتماع ہوا۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز تہجد بھی ہوئی۔ مرکزی نمائندہ نے بھی شرکت کی۔ ایک مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

بستی رنداں

○ ۸ جون اور ۱۵ جون کو اجلاسات ہوئے۔ ۳۲ خدام شامل ہوئے۔

احمد آباد سانگرہ

○ ۲۸ جون کو ایک مثالی وقار عمل ہوا۔ ۱۸ خدام نے شرکت کی۔

لاڑکانہ

○ ضلع لاڑکانہ کی چار مجالس لاڑکانہ شہر، وارہ، کھنڈو اور انور آباد کے قریباً ۵۰ خدام نے ۵ جولائی کو پکنک منائی جس میں معلومات عامہ، کبڈی اور کرکٹ کے مقابلے بھی ہوئے۔

نوکوٹ (تھرپارکر)

○ ایک شادی کے موقع پر خدمت خلق کے تحت ۱۵ خدام اور ۱۰ اطفال نے برتن دھوئے، شامیانے لگائے اور ۵۰ احباب کو چائے پلائی۔

میرپور

○ ۱۶ مارچ کو نگیال دتیال میں ضلع میرپور کا جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ ۹۱ احباب شامل ہوئے۔ مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

میرا بھرکا (آزاد کشمیر)

○ ماہ مارچ میں ایک اجلاس عاملہ اور دو اجلاس عام ہوئے۔ ۱۵ خدام نے خدمت خلق کے مختلف کام کئے۔

فاروق آباد

○ ۹ مارچ کو جلسہ سیرت النبی کا انعقاد ہوا۔ ۲۶۰ احباب نے شرکت کی۔ اسی روز کلو اجمیعا کا پروگرام ہوا جس میں ۴۰ خدام شامل ہوئے۔ اس ماہ تین وقار عمل ہوئے۔

کوٹری

○ ۲۳ مارچ کو سائیکل ریس کا مقابلہ ہوا جس میں خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

حیدر آباد

○ حیدر آباد کا ضلعی اجتماع ۱۵، ۱۶ مارچ کو بشیر آباد میں ہوا۔ ۵۰۰ خدام و اطفال نے شمولیت کی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مرکزی نمائندہ نے مجلس سوال و جواب کے تحت سوالات کے جوابات بھی دئے۔

راولپنڈی صدر

○ سالانہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ ۴۱ خدام شامل ہوئے۔

سیالکوٹ

○ ۱۵، ۱۶ مارچ کو گھٹیالیاں کے مقام پر خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ ۲۰۰۰ کے قریب حاضری تھی۔ علمی ورزشی مقابلہ جات اور مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔

کامرہ کینٹ

○ ۲۳ جون کو ایک اجلاس عام ہوا۔ ۸ خدام اور ۶، اطفال شامل ہوئے۔

اسلام آباد (شرقی)

○ شعبہ اشاعت کے تحت سٹال لگا کر کتب فروخت کی گئیں۔

ساہیوال

○ یکم اور ۲ مارچ خدام الاحمدیہ کا ضلعی اجتماع ہوا۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ ۱۲۳ احباب نے شرکت کی۔

ملتان

○ شعبہ اشاعت نے ایک خطیر رقم توسیع اشاعت کے لئے مرکز بھجوائی۔ "خالد" کے ۳ نئے خریدار بنائے گئے۔ کرکٹ اور فٹ بال کا ٹورنامنٹ ہوا۔ ضلع کی شہری مجالس کی بلڈ گروپنگ کی گئی اور ۱۶ بوتل خون کا عطیہ دیا گیا۔

○ ۲۴ مئی کو ضلع کی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس ہوا۔

○ خدام و اطفال کی ایک تربیتی کلاس ہوئی اس میں علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔

گلگشت کالونی (ملتان)

○ ۲ تا ۱۰ مارچ ہفتہ صحت جسمانی منایا گیا۔ کرکٹ اور دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ کرکٹ کا فائنل حسین آگاہی نے جیتا۔ فٹ بال کا

ایک دوستانہ میچ بھی ہوا۔

کھاد فیکٹری (ملتان)

○ جون میں ایک کرکٹ کا میچ کھیلا گیا جو کھاد فیکٹری نے جیت لیا۔

○ مارچ میں تین اجلاسات عاملہ ہوئے اور ایک اجتماعی وقار عمل ہوا۔ ۸ جون کو اطفال و خدام کا اجتماع ہوا۔ ۵۰ خدام شامل ہوئے۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ خدمت خلق کے تحت ۷۰۰ روپے کی امداد کی۔ ۲۵۰۰ روپے کی ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔

کراچی

○ ۱۸ تا ۲۱/مئی ضلع کراچی کے جملہ قائدین مجالس، معتمدین اور سینئر ممبران مجلس عاملہ کا ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں مجالس مقامی کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

ملیر (کراچی)

○ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۲۹ دعائیہ خطوط لکھے گئے۔

اورنگی ٹاؤن کراچی

○ ماہ جون میں چار اجلاس عاملہ اور ایک اجلاس عام ہوا۔ جس میں ۱۷ خدام شامل ہوئے۔ ایک کوئیز مقابلہ ہوا۔ عید کی خوشیوں میں ۱۴ غریب گھرانوں کو خدمت خلق کے تحت شامل کیا گیا۔ ۱۶۳ خدام کو داعی الی اللہ میں شامل کیا گیا۔

ڈرگ روڈ کراچی

○ ماہ جون میں چار اجلاسات عاملہ ہوئے۔ اوسط حاضری ۷۵ فی صد تھی۔ دو ویڈیو پروگرام ہوئے۔ جس میں دیگر احباب بھی شامل ہوئے۔ ٹیبل ٹینس اور فٹ بال کا ایک دوستانہ میچ ہوا۔ ۱۵ تا ۲۱ جون ہفتہ تربیت منایا گیا۔ ۶۷ خدام کو شربت بنانے کا ہنر سکھایا۔ دو مرتبہ تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا۔ ۱۵/جون کو ایک جلسہ یوم والدین بھی کیا گیا۔

شاہدرہ ٹاؤن (لاہور)

○ ماہ جون میں مجلس عاملہ کے دو اجلاس ہوئے اور ایک اجلاس عام ہوا جس میں ۳۵ خدام نے شرکت کی۔

وحدت کالونی (لاہور)

○ یکم تک ۷ جون ہفتہ تعلیم منایا گیا۔ ایک اجلاس عام ہوا جس میں ۱۰۳ خدام شامل ہوئے۔ ۱۳۷ دعائیہ خطوط لکھے گئے۔ ۳ جلسہ ہائے سیرت النبی ہوئے۔ ۱۰ خدام پر مشتمل ایک گروپ نے وادیٔ سوات کی ہائیکنگ کی۔ ۸ خدام نے ۸ بوتلیں خون کا عطیہ دیا۔

ٹاؤن شپ (لاہور)

مارچ ۹۰ء میں دوسری صدی کے پہلے سال کے اختتام پر الوداعی تقریب ہوئی اس میں ۸۰ خدام و انصار و اطفال شامل ہوئے۔ ضلع لاہور کی مجالس کے مابین کرکٹ ٹورنامنٹ ہوا جس میں ٹاؤن شپ دوم رہی۔ ایک وقار عمل ہوا جس میں ۵۰ خدام شامل ہوئے۔

مغل پورہ (لاہور)

○ حلقہ گلشن پارک میں ۲۸ وقار عمل ہوئے جس میں کل ۲۱۵ خدام شامل ہوئے۔ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا جس میں ۹۴ خادم شامل ہوئے۔ خدمت خلق کے تحت ۱۸ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور ۱۴۰۰ روپے کی مالی امداد کی گئی۔ ۲۶۰ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱۸ بوتل خون دیا گیا۔ ۳ اجتماعی وقار عمل ہوئے۔

○ ۱۴ جون کو نماز تہجد اور نفلی روزے کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں ۵۶ خدام اور ۴۱ اطفال شامل ہوئے۔ ۴۵ خدام نے نفلی روزہ رکھا۔ ۵۴ دعائیہ خطوط لکھے گئے۔

دارالذکر (لاہور)

۱۸ مئی کو دارالذکر لاہور میں شعبہ امور طلباء کی طرف سے ایک کوئز پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اداروں کے احمدی طلباء نے شرکت کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور، انجنیئرنگ یونیورسٹی، ایف سی کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور۔ یہ مقابلہ نہایت دلچسپ رہا۔ پنجاب یونیورسٹی کی ٹیم ۱۲۰ نمبر لے کر اول آئی۔

ربوہ

○ ماہ جون میں ۴۰ مجالس میں تعلیمی کلاس ہوئی جس میں نماز باترجمہ سکھائی گئی اور اختلافی مسائل سکھائے گئے۔ خدام کی اوسط حاضری ۲۳۲ رہی۔ قریباً ۸۰۰ خدام نے امتحان میں حصہ لیا۔ ۱۳ مجالس نے مختلف علمی مقابلہ جات کرائے۔ ۲۲/جون کو آل ربوہ مقابلہ نظم ہوا اس میں ۳۰ خدام شامل ہوئے۔

پشاور

○ ۱۸،۱۷ مئی کو خدام کا سالانہ اجتماع ہوا۔ ۱۸ مئی کو نماز تہجد ہوئی۔ اجتماع کے آخر پر تقسیم انعامات کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

گجرات

○ یکم جون کو سیرت النبی کے موضوع پر جلسہ ہوا۔ امیر صاحب ضلع نے صدارت کی۔ ۵۷ خدام شامل ہوئے۔

(۲۱ جولائی تک موصول ہونے والی رپورٹس کا خلاصہ)

ضروری گذارش

خریدار حضرات اپنے تبدیلی پتہ سے ضرور مطلع کرتے رہا کریں تاکہ پرچہ ضائع نہ ہو۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

انعامی مقابلہ معلومات نمبر ۴

۱۔ ان امّ المومنین رضؓ کا نام بتائیں جو واقعہ کربلا کے وقت زندہ تھیں۔

۲۔ اس صحابی رضؓ کا نام بتائیں جسے آنحضرت ؐ نے فرمایا ہو کہ "میرے ماں باپ آپ پر قربان"

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان سے کس تاریخ کو ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے تھے؟

۴۔ ربوہ کی بنیاد کب پڑی اور "ربوہ" کا نام کس کی تجویز پر رکھا گیا؟

۵۔ کم از کم دو ایسے ممالک کے نام لکھیں جو ابھی تک اقوام متحدہ کے ممبر نہیں۔

۶۔ پاکستان کے ایک وزیر اعظم کی اہلیہ پاکستان کے ایک صوبے کی گورنر رہ چکی ہیں دونوں کے نام لکھیں؟

۷۔ اولمپک جھنڈا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر مختلف رنگوں کے پانچ رنگدار دائرے بنے ہوتے ہیں ان دائروں کا رنگ بتائیں؟

۸۔ کچھ سیب اور کچھ سوئیاں ہیں اگر ہر سیب میں ایک سوئی چبھوئی جائے تو ایک سوئی بچ جاتی ہے اور اگر ہر سیب میں دو سوئیاں چبھوئی جائیں تو ایک سیب بچ جاتا ہے۔ بتائیں کہ سیب کتنے ہیں اور سوئیاں کتنی ہیں؟

۹۔ ایک بالٹی پانی سے بھری ہوئی ہے ایک مٹی کے تیل سے اور تیسری دودھ سے۔ ذرا جلدی سے بتائیے کہ کونسی بالٹی زیادہ بھاری ہوگی؟

۱۰۔ ماہ ستمبر کے رسالہ خالد میں لفظ "محمد" کتنی بار آیا ہے؟

۱۱۔ آپ نے ان دئے گئے حروف سے چار حرفی الفاظ بنانے ہیں لیکن ہر لفظ میں "ش" کا آنا ضروری ہے اور کم از کم ایک ایسا لفظ ضرور بنائیں جس میں تمام ۹ کے ۹ حروف استعمال ہوں۔ واضح رہے کہ افراد کے نام، مقامات اور جمع الفاظ بنانا منع ہے۔۔۔ کم از کم ۱۵ الفاظ بنائیں۔

م ۔ م ۔ م
ر ۔ و ۔ ش
ا ۔ ی ۔ ر

○ صحیح حل بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ اکتوبر ہے۔

○ تمام ان دوستوں کی خدمت میں انعام روانہ کیا جائے گا جن کے حل درست ہوں گے۔

مدیر خالد دارالصدر جنوبی ایوان محمود ربوہ ۳۵۴۶۰

ATTIRES

**MANUFACTURERS
AND
EXPORTERS
OF**

FASHION GARMENTS

Office & Show Room :

R-181 - BLOCK-5
FEDERAL 'B' AREA
KARACHI-75950 PAKISTAN
Phone : 021-673358
TELEX 25587 SHUJA PK
ATTN : MUBARIK

FACTORY :

R-186 - BLOCK-5
FEDERAL 'B' AREA
KARACHI-75950 PAKISTAN

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ منظوم کلام

یہ دل نے کس کو یاد کیا سپنوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سپنے جاگ اٹھے ہیں خوابوں نے نور کمایا ہے
گل بوٹوں کلیوں پتوں سے کانٹوں سے خوشبو آنے لگی
اک عنبر بار تصور نے یادوں کا چمن مہکایا ہے
گل رنگ شفق کے پیراہن میں قوس قزح کی پینگوں پر
اک یاد کو جھولے دے دے کر پگلے نے دل بہلایا ہے
دیکھیں تو سہی دن کیسے کیسے حسن کے روپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو بکھرایا ہے
جس رخ دیکھیں ہر من موہن تیرا منہ ہی تکتا ہے
ہر محسن نے تیرے حسن کا ہی احسان اٹھایا ہے
میرے دل کے افق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈوب چکے ہیں ان کی یادوں نے منظر دھندلایا ہے
جب مالی داغ جدائی دے مرجھا جاتے ہیں گل بوٹے
دیکھیں فرقت نے کیسے پھول سے چہروں کو کملایا ہے
یہ کون ستارہ ٹوٹا جس سے سب تارے بے نور ہوئے
کس چندرما نے ڈوب کے کتنے چاندوں کو گہنایا ہے
کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اٹھتا ہے دھواں آہوں کی طرح
اک درد بہ داماں سرمئی رت نے سارا افق کجلایا ہے
کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
سچے دل اس کی دولت ہیں اخلاص اسکا سرمایا ہے
اے دشمن دیں تیرا رزق فقط تکذیب کے تھوہر کا پھل ہے
شیطاں نے تجھے صحراؤں میں اک باغ سبز دکھایا ہے
میں ہفت افلاک کا پنچھی ہوں میرا نور نظر آکاشی ہے
تو اوندھے منہ چلنے والا اک بے مرشد چوپایا ہے
ساتھی دکھ کے دکھ بانٹ اپنا تن من دھن اپنا بیٹھے
ساتھی سکھ کے تو پرائے ہیں کون گیا کون آیا ہے
غفلت میں عمر کی رات کٹی دل میلا بال سفید ہوئے
اٹھ چلنے کی تیاری کر سورج سر پر چڑھ آیا ہے

(یہ نظم انگلستان کے جلسہ سالانہ (90ء) کے موقع پر پڑھی گئی)

MONTHLY **KHALID** RABWAH
Regd. No: L 5830 SEPTEMBER 1990

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ منظوم کلام

ان کو شکوہ ہے کہ ھجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹادی چین نہ پایا ساری رات

ان کے اندیشوں میں دل نے کیسے گھبرا گھبرا کر
سینے کے دیوار و در سے سر ٹکرایا ساری رات

خوب سجی یادوں کی محفل مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کوئلہ کوئلہ دل دہکایا ساری رات

ان سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی درد بٹایا ساری رات

ان سے شکایت کس منہ سے ہو جن کے ہوں احسان بہت
جن کی کومل یاد نے دکھ کا دل سہلایا ساری رات

گرد آلود تھا پتہ پتہ کلی کلی کجلائی ہوئی
یادوں کی برسات نے دل کا چمن نہلایا ساری رات

روتے روتے سینہ پر سر رکھ کر سو گئی ان کی یاد
کون پیا تھا کون پریمی بھید نہ پایا ساری رات

وہ یاد آئے جن کے آنسو تھے غم کی خاموش کتھا
میرے سامنے بیٹھ کے روئے دکھ نہ بتایا ساری رات

بچے بھوکے، گریاں، ترساں، دیپک کی لو لرزاں لرزاں
کٹیا میں افلاس کے بھوت کا ناچا سایا ساری رات

اوروں کے دکھ درد میں تو کیوں بلک بلک کر روتا ہے
تجھ کو کیا کوئی بے شک تڑپے ماں کا جایا ساری رات

صبح صادق پر صدیقوں کا ایمان نہیں ڈولا
اندھی رات کے گھپ اندھیروں نے بہکایا ساری رات

رات خدا سے پیار کی پینگیں صبح بتوں سے یارانے
کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یار کمایا ساری رات